اَلنِّعْمَةُ الْعُلْيَا

عَلٰى

أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ

(حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اوّلیتِ خلقت)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلنِّعْمَةُ الْعُلْيَا

عَلَى

أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت﴾

تحقیق وتخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُولَای صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۰-۷-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلنِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلَى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/100 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	النِّعمَةُ العُلیَا عَلَی أَوَّلِ الخَلقِ وَآخِرِ الأَنبِیَاءِ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	130/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈ ڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ وَأَنْوَرَهَا وَأَحْسَنَهَا خِلْقَةً ﴿حضور ﷺ کے اوّل الخلق، سراپا نور اور حسین تر ہونے کا بیان﴾	٩
٢.	بَابُ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهِ وَطَهَارَةِ نَسَبِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت وطہارت کا بیان﴾	٥٩
٣.	بَابُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتدائے نبوت بیان﴾	٩٧
٤.	بَابُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِخَتْمِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ پر سلسلۂ نبوت کے ختم ہو جانے کا بیان﴾	١١٢
۞	مصادر التخريج	١٣٣

اَلنِّعْمَةُ الْعُلْيَا

عَلٰی

أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت﴾

تحقیق و تخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۴/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۰ ۷ ۹-۳-۷ ۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱ ۲۴۴ -۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۱ ۸۰۶/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	النِّعمَةُ العُلیا عَلَی أَوَّلِ الخَلْقِ وَآخِرِ الأَنبِیاءِ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/100 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

۞ ۞ ۞

نام کتاب	:	النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلَى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	130/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

فہرس

الصفحة	الأبواب	الرقم
٩	بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ وَأَنْوَرَهَا وَأَحْسَنَهَا خِلْقَةً ﴿حضور ﷺ کے اَوّل الخلق، سراپا نور اور حسین تر ہونے کا بیان﴾	١.
٥٩	بَابُ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهِ وَطَهَارَةِ نَسَبِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت وطہارت کا بیان﴾	٢.
٩٧	بَابُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِبَدْءِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتدائے نبوت بیان﴾	٣.
١١٢	بَابُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِخَتْمِ نُبُوَّتِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ پر سلسلۂ نبوت کے ختم ہو جانے کا بیان﴾	٤.
١٣٣	مصادر التخريج	۞

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

"بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کیلئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔"

سورۃ توبہ، ۹ : ۱۲۸ (ترجمہ عرفان القرآن)

بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ وَأَنْوَرَهَا وَأَحْسَنَهَا خِلْقَةً

﴿حضور ﷺ کے اَوّل الخلق، سراپا نور اور حسین تر ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء إذا انتبه بالليل، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٥، ٥٢٨ـ٥٢٩، الرقم: ٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٣٠) منه، ٥/٤٨٢، الرقم: ٣٤١٩، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الدعاء في السجود، ٢/٢١٨، الرقم: ١١٢١، وفي السنن الكبرى، ١/١٦١، ٢٣٧، الرقم: ٣٩٧، ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٤، ٣٤٣، الرقم: ٢٥٦٧، ٣١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٣٦٢، الرقم: ٢٦٣٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٠٣، الرقم: ٣٨٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٢٠، الرقم: ٢٥٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٢٠، الرقم: ١٢١٩١، وفي المعجم الأوسط، ١/١٧، الرقم: ٣٨، وفي كتاب الدعاء، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٦١، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، إسناده صحيح، ١/٤٢١، الرقم: ٣٨٥، وابن إسحاق في شعار أصحاب الحديث، ١/٦٠، الرقم: ٧٩، وابن همام في سلاح المؤمن في الدعاء ١/٣٤٦، الرقم: ٦٤٢ـ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي وَنُوْرًا فِي قَبْرِي وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي وَنُوْرًا فِي سَمْعِي وَنُوْرًا فِي بَصَرِي وَنُوْرًا فِي شَعْرِي وَنُوْرًا فِي بَشَرِي وَنُوْرًا فِي لَحْمِي وَنُوْرًا فِي دَمِي وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللَّهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَأَعْطِنِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا...... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا مجھے (سرتاپا) نور بنا دے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

’’اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو عظیم فرما۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

٢/ ٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي

:٢ أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، ١/ ٦٣، الرقم: ٦٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/ ٧١، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١/ ٨٩-٩١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ٣١١، الرقم: ٨٢٧، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ١/ ٨، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ١/ ٥٠، وأشرف علي التهانوي في نشر الطيب، ١/ ١٣.

أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّکَ مِنْ نُوْرِهِ، فَجَعَلَ ذَلِکَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَکُنْ فِي ذَلِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَکٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِکَ النُّوْرَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِي: اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْکُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِي الْمَلَائِکَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْأَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ...... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ) کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں

میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی...... آگے طویل حدیث بیان ہوئی ہے۔‘‘

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳/۳. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا، (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ کا چہرۂ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی مسرور ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں نور بار ہو

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰۵، الرقم: ۳۳۶۳، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث كعب بن مالك رضی الله عنه، ۴/۱۶۰۷، الرقم: ۴۱۵۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ۴/۲۱۲۷، الرقم: ۲۷۶۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۵۹، الرقم: ۱۱۲۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۵۸، الرقم: ۱۵۸۲۷، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۶۱، الرقم: ۴۱۹۳، وقال: هذا حديث صحيح۔

جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ ﷺ کے چہرۂ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٤/٤. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح روشن تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ٥/٥٩٨، الرقم: ٣٦٣٦، والدارمي في السنن، ١/٤٥، الرقم: ٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، الرقم: ١٨٥٠١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٩٨، الرقم: ٦٢٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٤، الرقم: ١٩٢٦، وابن الجعد في المسند، ١/٣٧٥، الرقم: ٢٥٧٢، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٩، الرقم: ١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١٧.

٥/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس ایسی مسرت ریز حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ مبارک (نور سے) جگمگا رہا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٦. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بلحاظ صورت اور خِلقت

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٦٢، وفي كتاب: الفرائض، باب: القائف، ٦/٢٤٨٦، الرقم: ٦٣٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الرضاع، باب: العمل بإلحاق القائف الولد، ٢/١٠٨١، الرقم: ١٤٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القافة، ٤/٤٤٠، الرقم: ٢١٢٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الطلاق، باب: في القافة، ٢/٢٨٠، الرقم: ١٣١، والنسائي في السنن، كتاب: الطلاق، باب: القافة، ٦/١٨٤، الرقم: ٣٤٩٣، وفي السنن الكبرى، ٣/٣٨١، الرقم: ٥٦٨٧، والدارقطني في السنن، ٤/٢٤٠، الرقم: ١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٢، الرقم: ٢٤٥٧٠۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٣، الرقم: ٣٣٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنه أحسن الناس وجها، ٤/١٨١٩، الرقم: ٢٣٣٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٩٦، الرقم: ٦٢٨٥۔

بھی سب سے زیادہ حسین تھے۔ آپ ﷺ بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ بہت زیادہ پست قد۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۷. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سرخ جبے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ ﷺ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۸. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٣/٣، الرقم: ٣٣٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجها، ١٨١٨/٤، الرقم: ٢٣٣٧، وأبوداود في السنن، كتاب: اللباس، باب: في الرخصة في ذلك، ٥٤/٤، الرقم: ٤٠٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٤، الرقم: ١٨٤٩٦، وأبويعلى في المسند، ٢٦٢/٣، الرقم: ١٧١٤، والطيالسي في المسند، ٩٨/١، الرقم: ٧٢١، والترمذي في الشمائل المحمدية، ٣٠/١، الرقم: ٣۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الجعد، ٢٢١١/٥، الرقم: ٥٥٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنه كان أحسن الناس وجها، ١٨١٨/٤، الرقم: ٢٣٣٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الترجل، باب: ما جاء في الشعر، ٨١/٤،__

حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية عنه: يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللهِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ پوشاک پہنے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک تھے اور دونوں کندھوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا، اور آپ ﷺ کا قد مبارک نہ بہت لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا (یعنی میانہ قد تھے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور ان ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو سرخ پوشاک میں ملبوس حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ

.... الرقم: ٤١٨٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: اتخاذ الشعر، ٨/١٣٣، الرقم: ٥٠٦٢، وفي كتاب: أيضًا، باب: اتخاذ الجمة، ٨/١٨٣، الرقم: ٥٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٠، ٢٩٥، ٣٠٠، الرقم: ١٨٥٨١، ١٨٦٣٦، ١٨٦٨٨، وفي السنن الكبرى، ٥/٤١٢، الرقم: ٩٣٢٥-٩٣٢٨، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٧٣، الرقم: ٦٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤٢٨۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٠/١٠. وفي رواية عنه للبخاري: قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو مشک میں تھی نہ عنبر میں، نہ ہی کسی اور چیز میں، اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم سے زیادہ ملائم دیباج کو پایا نہ حریر کو، (یہ ریشم کی اعلیٰ اقسام ہیں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا: اور

١٠/٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، ٢/٦٩٦، الرقم: ١٨٧٢، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٦، الرقم: ٣٣٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/١٨١٤_١٨١٥، الرقم: ٢٣٣٠، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٤/٣٦٨، الرقم: ٢٠١٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٧، ٢٠٠، ٢٢٧_٢٢٨، ٢٧٠، الرقم: ١٢٠٦٧، ١٣٠٩٦، ١٣٣٩٨، ١٣٤٠٥، ١٣٨٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١١، الرقم: ٦٣٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٨، وأبويعلى في المسند، ٦/٤٠٥، ٤٦٣، الرقم: ٣٧٦١_٣٧٦٢، ٣٨٦٦۔

میں نے کسی دیباج یا ریشم کو مَس نہیں کیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ مشک وغیرہ کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔‘‘

۱۱/۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے اگلے بال اور داڑھی مبارک کے سامنے والے بال سفید ہو گئے، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو وہ سفیدی معلوم نہیں ہوتی تھی، اور جب آپ ﷺ کے بال مبارک بکھرے ہوئے ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا، انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک گول تھا، اور میں نے آپ ﷺ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم

۱۱: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شيبه ﷺ، ۴/۱۸۲۳، الرقم: ۲۳۴۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱۰۴، الرقم: ۲۱۰۳۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۸، الرقم:۳۱۸۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۰۶، الرقم: ۶۲۹۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۴۵۱، الرقم: ۷۴۵۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۵۱، الرقم: ۱۴۱۹، والنميري في أخبار المدينة، ۱/۳۲۴، الرقم: ۹۸۷، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳/۳۰۲۔

کے رنگ کے مشابہ تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: ضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دہن والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطلاق، باب: في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، ١١٠٧/٢، الرقم: ١٤٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٢٠٠/١٤، الرقم: ٦٢٩٠، ٤٩٨/٩، الرقم: ٤١٨٨، وأبويعلى في المسند، ١٥٢/١، الرقم: ١٦٤، والبزار في المسند، ٣٠٤/١، الرقم: ١٩٥، وأبو عوانة في المسند، ١٦٥/٣، الرقم: ٤٥٧٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٥١٦/٤۔

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة النبي ﷺ، ٦٠٤/٥، الرقم: ٣٦٤٨، وفي الشمائل المحمدية، ١١٢/١، الرقم: ١٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٠/٢، ٣٨٠،

فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی، گویا کہ چہرہ انور میں سورج گردش پذیر ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ تیز رفتار بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ ﷺ کے لیے زمین لپیٹ دی جاتی تھی، ہم (چلتے وقت) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ ﷺ بلاتکلف چلتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ فِي سَاقَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

.... الرقم: ٨٥٨٨، ٨٩٣٠، وابن حبان في الصحيح، ٢١٥/١٤، الرقم: ٦٣٠٩، وابن المبارك في المسند، ١٧/١، الرقم: ٣١، وفي كتاب الزهد، ٢٨٨/١، الرقم: ٨٣٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٧٩/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦٧/٣.

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب، المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة النبي ﷺ، ٦٠٣/٥، الرقم: ٣٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٧/٥، الرقم: ٢٠٩٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٨/٦، الرقم: ٣١٨٠٦، والحاكم في المستدرك، ٦٦٢/٢، الرقم: ٤١٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٤٥٣/١٣، الرقم: ٧٤٥٨، والطبراني المعجم الكبير، ٢٤٤/٢، الرقم: ٢٠٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٩٢/٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٥٦/١١، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣٠٦/٣.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ سرمہ لگا ہوا نہ ہوتا تھا (یعنی چشمانِ مقدس ہی اسقدر سرگیں تھیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ۵/۵۹۸، الرقم: ۳۶۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۶، ۱۲۷، الرقم: ۷۴۶، ۱۰۵۳، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۶۲، الرقم: ۴۱۹۴، وأبو يعلى في المسند، ۱/۳۰۴، الرقم: ۳۷۰، والبزار في المسند، ۲/۱۸، الرقم: ۴۷۴، والطيالسي في المسند، ۱/۲۴، الرقم: ۱۷۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۴۹، الرقم: ۱۴۱۴، والبخاري في التاريخ الكبير، ۱/۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۴۱۰، وابن عبد البر في الاستذكار، ۸/۳۳۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۳۶۸، الرقم: ۷۵۱، ۷۵۴۔

صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی پست قد، ہتھیلیاں اور قدم مبارک پُر گوشت تھے، سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے، سینے اور ناف مبارک کے درمیان بالوں کی لمبی سی (باریک) لکیر تھی۔ آپ ﷺ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد بھی آپ ﷺ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٦/١٦. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ٥/٥٩٩، الرقم: ٣٦٣٨، وفي الشمائل المحمدية، ١/٣٢، الرقم: ٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٨، الرقم: ٣١٨٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٩، الرقم: ١٤١٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١١، والنميرى في أخبار المدينة، ١/٣١٩، الرقم: ٩٦٨، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٣٣١، وفي التمهيد، ٣/٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٦١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٥٣، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٠٣۔

قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًّا وَأَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ: نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی ابن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں کہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے: آپ ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی بہت پست قد تھے، بلکہ درمیانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرۂ مبارک نہ تو بالکل پُر گوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی۔ رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پُر گوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے، سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں مبارک

اور دونوں پاؤں مبارک پُر گوشت تھے۔ چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں۔ کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ ﷺ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپ ﷺ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین نہ آپ سے پہلے دیکھا (سنا) اور نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا (سنا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٧/١٧. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت براء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ ﷺ سرخ پوشاک زیبِ تن کیے ہوئے تھے اور زلفوں میں مانگ نکالے ہوئے تھے، میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا جو آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت ہو۔‘‘

١٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: لبس الحلل، ٨/٢٠٣، الرقم: ٥٣١٤، وفي السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٣، الرقم: ١٦٩٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣١٢، الرقم: ٢١١١، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٥١٤، الرقم: ١٠٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٨٩، ٤٣/١١٢۔

اس حدیث کو امام نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (راہ میں اپنے بدن اقدس کی) پاکیزہ خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا أَوْ لَا يَسْلُكُ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بھی راستے پر نہیں چلے یا کسی راستے پر نہیں چلتے تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرتا مگر یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر چلے ہیں۔ یا کہا: آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہم قَالَ:

١٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ٤٥١، الرقم: ٦٥۔

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب:في حسن النبي ﷺ، ١/٤٥، الرقم: ٦٦۔

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب: فی حسن النبي ﷺ، ١/٤٤، الرقم: ٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٢٧٤، الرقم: ٦٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥١، الرقم: ١٤٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٦/١١٦، الرقم: ٣٣٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣١٣۔

قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: صِفِي لَنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہمارے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے (تو ایسے ہی تھا گویا) تم نے اپنی پوری آب و تاب سے چمکتا سورج دیکھ لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فذكر الحديث إلى أن قال: حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُوْرًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي ......الحديث.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: پھر انہوں (حضرت عقبہ بن عامر) نے پوری حدیث ذکر کی یہاں تک کہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کے

٢١: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب: الرقاق، ٢/٤٢١، الرقم: ٢٨٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٣٢٠، الرقم: ٨٨٧، وابن المبارك في المسند، ١/ ٦٤، الرقم: ١٠٢، وفي كتاب الزهد، ١/١١١، الرقم: ٣٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٥٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/١٨۔

پاس آؤں گا تو وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے لے کر میرے پاؤں کے ناخنوں تک مجھے (سراپا) نور بنا دے گا (یعنی اس وقت میری نورانیت کو ہر ایک پر عیاں فرما دے گا)...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک قدرے کشادہ تھے اور جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو یوں دکھتا کہ آپ ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٢٢: أخرجه الدارمي في السنن: باب: في حسن النبي ﷺ، ١/٤٤، الرقم: ٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٣٥، الرقم: ٧٦٧، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٠٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٦٩١۔

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٧، ١٢٨، الرقم: ١٦٧٧٠، ١٦٧١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٣، الرقم: ٦٤٠٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٢،٢٥٣، الرقم: ٦٢٩، ٦٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٤، الرقم: ١٣٨٥، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم: ٤٠٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٦٨، الرقم: ١٧٣٦۔

إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِکَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذٰلِکَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية عنه: قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فذكر مثله وزاد فيه: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں تمہیں اس کی تاویل بتاتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں...... پس سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جب آپ ﷺ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نور (اپنے بدن سے نکلتے ہوئے) دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم اور امام بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ”اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما“ اور

٢٤: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٤/٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبرانى في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٠، وفي دلائل النبوة، ١/١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٦/٥٨٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٥، وفي البداية والنهاية، ٢/٣٢١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٢، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثّقه ابن حبان۔

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ''اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔'' اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات تک روشن ہوگئے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. عَنِ الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ: سَأَلۡتُ خَالِي هِنۡدَ بۡنَ أَبِي هَالَةَ التَّمِيۡمِيَّ رضي الله عنه وَكَانَ وَصَّافًا عَنۡ حُلۡيَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا أَشۡتَهِي أَنۡ يَصِفَ لِي مِنۡهَا شَيۡئًا أَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ: كَانَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ فَخۡمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأۡلَأُ وَجۡهُهٗ تَلَأۡلُؤَ الۡقَمَرِ لَيۡلَةَ الۡبَدۡرِ...... أَقۡنَى الۡعِرۡنِيۡنِ لَهٗ نُوۡرٌ يَعۡلُوۡهُ يَحۡسِبُهٗ مَنۡ لَمۡ يَتَأَمَّلۡهُ أَشَمَّ...... أَنۡوَرُ الۡمُتَجَرِّدِ...... الحديث.

رَوَاهُ ابۡنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالۡبَيۡهَقِيُّ وَابۡنُ عَسَاكِرَ وَالتِّرۡمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

''حضرت حسن بن علی علیہما السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو حضرت

٢٥: أخرجه ابن حبان في الثقات، ٢/١٤٥ـ١٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٥٥ـ١٥٦، الرقم: ٤١٤، وفي أحاديث الطوال، ١/٢٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٤ـ١٥٥، الرقم: ١٤٣٠، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٧، الرقم: ٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٧٧، ٣٣٨، ٣٤٤، ٣٤٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٣، وابن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٠٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٦٣.

ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ (سب سے بہتر) حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کو بیان فرمانے والے تھے اور مجھے یہ خواہش تھی کہ وہ میرے لئے (حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک سے) کوئی ایسی شے بیان کریں جس سے میرا بھی تعلق ہو (یعنی بظاہر میرا کوئی وصف بھی آقا ﷺ کے وصف مبارک سے مشابہت رکھتا ہو) پس انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ بلند رتبہ اور عالی شان تھے۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور چودھویں کے چاند کے چمکنے کی طرح چمکتا تھا اور آپ ﷺ کی بینی مبارک کی نوک بلند تھی اور اس پر نور جھلکتا رہتا تھا جو اچھی طرح غور سے نہ دیکھتا وہ سمجھتا کہ آپ ﷺ کی بینی مبارک بلند ہے۔ اور آپ ﷺ کے جسمِ اقدس کے وہ اعضا جہاں کپڑا نہیں ہوتا، بھی روشن اور منور تھے (جبکہ عام لوگوں کے یہ اعضا گرد و غبار اور دھوپ کے باعث سیاہی مائل ہو جاتے ہیں)۔‘‘

اسے امام ابن حبان، طبرانی، بیہقی، ابن عساکر اور ترمذی نے ’’الشمائل المحمدیہ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ أَنَّ رَجُـلًا سَأَلَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، انْعَتْ لَنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صِفْهُ لَنَا؟ فَقَالَ: كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُوْلًا وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ أَبْيَضَ شَدِيْدَ الْوَضَحِ ضَخْمَ الْهَامَةِ أَغَرَّ أَبْلَجَ هَدِبَ الْأَشْفَارِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ كَأَنَّ الْعَرَقَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ لَمْ

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥١، الرقم: ١٢٩٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١١-٤١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٦١، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣١٩، الرقم: ٩٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢۔

أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ بِأَبِي وَأُمِّي ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! ہمارے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان فرمائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ بہت زیادہ دراز قد تھے نہ ہی کوتاہ قد۔ جب آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ساتھ ہوتے تو ان سب میں نمایاں ہوتے، نہایت سفید اور روشن رنگ والے تھے، قدرے بھارے بھرکم سر مبارک والے، گورے مکھڑے والے، دراز پلکوں والے، ہاتھوں اور پاؤں مبارک کی انگلیاں سخت تھیں، جب آپ ﷺ چلتے تو قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ ﷺ بلندی سے پست زمین کی طرف اتر رہے ہوں، پسینہ مبارک قطرے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر موتیوں کی طرح جھلکتے، میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا حسین کوئی نہیں دیکھا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ أَضْحِيَانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ. قَالَ: فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ.

وفي رواية: **فَلَهُوَ أَجْمَلُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ.**

٢٧: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٤٤، الرقم: ٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٠٧، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٠٦، الرقم: ١٨٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٠، الرقم: ١٤١٧، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٩، الرقم: ١٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٢٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩٦۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چاندنی رات میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ ﷺ سرخ پوشاک مبارک زیبِ تن کئے ہوئے تھے، میں نے آپ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا، پس آپ ﷺ میری نظروں میں چاند سے بھی حسین تر تھے۔

اور ایک راویت میں ہے کہ میرے نزدیک آپ ﷺ چاند سے جمیل تر تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، نسائی، حاکم، طبرانی، بیہقی اور ترمذی نے ’’الشمائل‘‘ میں روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۸/۲۸. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحْسَنُ الصِّفَةِ وَأَجْمَلُهَا كَانَ رَبْعَةً إِلَى الطُّوْلِ مَا هُوَ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، أَسِيْلَ الْجَبِيْنِ، شَدِيْدَ سَوَادِ الشَّعَرِ، أَكْحَلَ الْعَيْنِ، أَهْدَبَ إِذَا وَطِيءَ بِقَدُوْمِهِ وَطِيءَ بِكُلِّهَا لَيْسَ لَهَا أَخْمَصُ إِذَا وَضَعَ رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَكَأَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ وَإِذَا ضَحِكَ كَادَ يَتَلَأْلَأُ فِي الْجُدَرِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وفي رواية: وَكَانَ ﷺ أَجْلَى الْجَبِيْنِ إِذَا طَلَعَ جَبِيْنُهُ مِنْ بَيْنِ

٢٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢٥٩/١١، الرقم: ٢٠٤٩٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣٠٢/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥٩،٢٧٠/٣۔

الشَّعْرِ إِذَا طَلَعَ فِي فَلَقِ الصُّبْحِ أَوْ عِنْدَ طِفْلِ اللَّيْلِ أَوْ طَلَعَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ تَرَاءَوْا جَبِيْنَهُ كَأَنَّهُ ضَوْءُ السِّرَاجِ الْمُتَوَقِّدِ قَدْ يَتَلَأْلَأُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’امام زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نہایت ہی حسین و جمیل حلیہ والے تھے، آپ ﷺ مائل بہ طول درمیانہ قد تھے، سینہ مبارک کشادہ، کشادہ جبیں، نہایت سیاہ بال، سرمئی چشمانِ مقدس والے، دراز پلکوں والے تھے، جب اپنا پاؤں مبارک زمین پر رکھتے تو پورا رکھتے، پاؤں مبارک چپٹے تھے۔ جب آپ ﷺ اپنی چادر مبارک اپنے مبارک کندھوں سے اُتارتے تو یوں محسوس ہوتا گویا چاندی میں ڈھلے ہوئے ہوں اور جب آپ ﷺ مسکراتے تو قریب ہوتا کہ آپ کا نور دیواروں میں جھلکنے لگے۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد بھی کسی کو آپ ﷺ کی مثل نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے بیان کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ روشن جبین تھے، جب آپ ﷺ کی پیشانی مبارک بالوں کے بیچ میں سے نمودار ہوتی، اور آپ ﷺ پو پھوٹنے کے وقت، یا اندھیرا چھانے کے وقت لوگوں کی طرف تشریف لاتے، تو وہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو یوں دیکھتے گویا وہ ایک جلتا ہوا روشن چراغ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۲۹. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ

۲۹: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۶۷۰-۶۷۳، الرقم: ۶۴۷۷-۶۴۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۴۳، الرقم: ۷۷، والطبراني في—

بْنُ زُهَيرٍ ''بَانَتْ سُعَادُ'' فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لَيَسْمَعُوْا مِنْهُ ...... الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِکْ نَفْسَکَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَمَشَى أَبُوْبَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَعْنِي أَبَابَكْرٍ: اَلرَّجُلُ يُبَايِعُکَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي
وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

.... المعجم الكبير، ١٧٧/١٩ـ١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣٨١/٢، والعسقلاني في الإصابة، ٥٩٤/٥، وابن هشام في السيرة النبوية، ١٩١/٥، والكلاعي في الاكتفاء، ٢٦٨/٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٣٧٣/٤ـ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ رضی الله عنه مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَى بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قصیدے ’’بانت سعاد‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس شعر پر پہنچا:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے
اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار
تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔‘‘

اسے امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے پاس (قبول اسلام سے قبل، گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور

اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں، تو اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا، وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی (ندامت وتوبہ کی) ساری بات بتا دی، پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو حضرت کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

’’مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔‘‘

اور اسی قصیدہ میں ہے:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہوکر) اسے اپنی چادر پہنائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ''البدایہ'' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ ''حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے ''اسد الغابہ'' میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔''

۳۰/۳۰. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے

۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/۱۸۲، الرقم: ۹۹۲، وفي المعجم الأوسط، ۶/۳۱۳، الرقم: ۶۵۰۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۱۱/۹۴۔

سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کون ہیں؟ پس حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا، وہاں میں نے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا دیکھا لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہوگی اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۳۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى عليه السلام، يَا عِيْسَى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَکَنَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر

۳۱: أخرجه الحاکم في المستدرك، ۲/۶۷۱، الرقم: ۴۲۲۷، والخلال في السنة، ۱/۲۶۱، الرقم: ۳۱۶، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۲۹۹، الرقم: ۶۳۳۶، والعسقلاني في لسان الميزان، ۴/۳۵۴، الرقم: ۱۰۴۰، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/۲۸۷۔

محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر 'لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ' لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔"

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

٣٢/٣٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ قَاعِدَةً أَغْزِلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ فَجَعَلَ جَبِيْنُهُ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُهُ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا فَبُهِتُّ فَنَظَرَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ، بُهِتِّ؟ قُلْتُ: جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا. وَلَوْ رَآكَ أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ لَعَلِمَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِهِ قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ يَا عَائِشَةُ، أَبُوْكَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ؟ فَقَالَتْ يَقُوْلُ:

وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ

وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيَلِ

٣٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٤٢٢، الرقم: ١٥٢٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/٢٥٢-٢٥٣، الرقم: ٧٢١٠، وابن عساكر فى تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٠٧-٣٠٨، ٥٩/٤٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٨/٣١٩، وقال: قال أبو علي صالح بن محمد البغدادي: حسن عندي، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٦، والمناوي في فيض القدير، ٥/٧٢۔

فَإِذَا نَظَرتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجهِهِ

بَرِقَتْ كَبَرْقِ العَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

قَالَتْ: فَقَامَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَقَالَ: جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ عَنِّي خَيْرًا مَا سُرِرْتِ مِنِّي كَسُرُوْرِي مِنْكِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نعلین مبارک گانٹھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگا اور اس پسینہ مبارک سے نور پیدا ہونے لگا، میں اس (حسین) منظر میں مستغرق ہوگئی، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مبہوت سی ہوگئی ہو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگا اور وہ پسینہ نور پیدا کرنے لگا اور اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) اس وقت آپ کو دیکھ لیتا تو یقیناً وہ جان لیتا کہ آپ اس کے شعر کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ابو کبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضي اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ کہتا ہے:

’’میرا ممدوح حیض و نفاس اور ولادت و رضاعت ہر ایک قسم کی آلودگیوں سے پاک ہے، جب تو اس کے چہرے کے منور نقوش کو دیکھے تو تجھے محسوس ہو، گویا ’’عارضِ تاباں‘ ‘ ہے جو دمک رہا ہے۔‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ میری طرف تشریف لائے اور میرے ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے اتنا تم بھی مسرور نہیں ہوگی، جس قدر یہ شعر سن کر ہم تم سے ہوئے ہیں۔‘‘

اسے امام ابونعیم، بیہقی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَکَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْأُفُقُ
فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١/١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠/١٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢/٢٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/٩٢۔

’’حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

’’اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ ﷺ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٣٤. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا، دَعْوَةُ

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٧٠، ٣/٣٩٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢/١٣١، والطبري في جامع البيان، ١/٥٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦١، والسمرقندي في تفسيره، ٣/٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١/٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٠٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١/٧٧۔

إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت خالد بن معدان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات تک روشن ہو گئے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

٣٥/٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

٣٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/ ٤٣٧۔

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت (و تنہائی) محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: ’’اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ دو مرتبہ پڑھا، ’’أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ‘‘ دو مرتبہ پڑھا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: (اے جبریل!) محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا جَاءَ جِبْرِيْلُ بِالْبُرَاقِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَأَنَّمَا صَرَّتْ أُذُنَيْهَا، فَقَالَ لَهَا جِبْرِيْلُ علیہ السلام: مَهْ يَا بُرَاقُ، وَاللهِ، إِنْ رَكِبَكِ مِثْلُهُ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ...... ثُمَّ لَقِيَهُ خَلْقٌ مِنَ الْخَلْقِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أُرْدُدِ السَّلَامَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأُوْلَيَيْنِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ...... الحديث. رَوَاهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدَسِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالطَّبَرِيُّ.

www.MinhajBooks.com

٣٦: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٥٩، الرقم: ٢٢٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٥٠٢، ١/٢٥٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/١٨٩، وفي الخصائص الكبرى، ١/٢٥٨۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جبرائیل امین علیہ السلام براق لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس (براق) نے اپنے کان بجائے، پس جبرائیل امین علیہ السلام نے اسے فرمایا: خاموش ہو جا اے براق! اللہ کی قسم! ان کی مثل (آج تک) کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سفر معراج پر چلے...... پھر آپ ﷺ کو کچھ لوگ ملے اور عرض کیا: اے اول (الخلق) آپ پر سلامتی ہو، اے آخری نبی آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو۔ پس جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا: اے محمد! ان کے سلام کا جواب دیجئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر کچھ اور لوگ آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا۔ پھر کچھ اور لوگ ملے اور انہوں نے بھی پہلے دو گروہوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ضیاء مقدسی، ابن عساکر اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ بَلَغَتْنَا صِفَتُهُ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَقَدْ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَقُوْلُ لَرُبَّمَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَيَقُوْلُ: هُوَ أَحْسَنُ فِي أَعْيُنِنَا مِنَ الْقَمَرِ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ نَيِّرُ الْوَجْهِ يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

۳۷: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۳۵۸، والزرقاني على المواهب، ۴/۲۲۵۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت چہرے والے تھے اور رنگ مبارک کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ نورانی تھے۔ آپ ﷺ کا کسی نے بھی وصف بیان نہیں کیا جو ہم تک پہنچا ہے مگر اس نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور ان میں سے کہنے والا کہتا تھا کہ شاید ہم نے چودھویں رات کا چاند دیکھا اور کہا: حضور نبی اکرم ﷺ ہماری نظروں میں چودھویں کے چاند سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہیں، جگمگاتی رنگت والے، نورانی مکھڑے والے ہیں جو ایسے چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے...... الحدیث۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَعَرْتُ مِنْ حَفْصَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ إِبْرَةً كُنْتُ أُخَيِّطُ بِهَا ثَوْبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَقَطَتْ عَنِّي الإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الإِبْرَةُ مِنْ شُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهِ ﷺ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوئی ادھار لی ہوئی تھی، میں اس کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کا لباس مبارک سی رہی تھی، پس وہ سوئی مجھ سے گر گئی، میں نے اسے تلاش کیا مگر اسے ڈھونڈ نہ سکی، اچانک حضور نبی اکرم ﷺ حجرہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرے انور کے نور کی شعاع سے وہ سوئی واضح ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام اصبہانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١١٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣١٠، والسيوطی في الخصائص الكبرى، ١/٦٣۔

٣٩/٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ ﷻ آدَمَ خَبَّرَ لِآدَمَ عليه السلام بَنِيهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ: فَرَآنِي نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُکَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ عليه السلام بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ نَحْوَهُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْعَجْلُوْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کے بیٹوں کی خبر دی۔ پس آدم علیہ السلام ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھنے لگے۔ پس انہوں نے مجھے سب سے نیچے ایک چمکتے ہوئے نور کی شکل میں دیکھا (یعنی باعتبار بعثت

٣٩: أخرجه ابن أبي عاصم في الأوائل ١/٦١، الرقم: ٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة عن سلمان رضي الله عنه، ٢/٦٦٢، الرقم: ١١٣٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٣، الرقم: ٤٨٥١، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٢٩، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٣١٢، ٢/١٧٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٢٥٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٩۔

سب سے آخر میں دیکھا) اور عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے جو کہ اول بھی ہے اور آخر بھی اور (روزِ قیامت) سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بھی یہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم، بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا اور اس کی اسناد حسن ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے بھی نور تھا۔‘‘

اس سے ملتی جلتی حدیث امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں اور ابن عساکر، دیلمی اور عجلونی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

٤٠ / ٤٠. عَنْ ذَكْوَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُرَى لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَقَالَ: قَالَ ابْنُ سَبُعٍ: مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ أَنَّ ظِلَّهُ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ وَأَنَّهُ كَانَ نُوْرًا فَكَانَ إِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ أَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهُ ظِلٌّ.

وفي رواية: أَنَّهُ ﷺ كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ،

٤٠: أخرجه القاضي عياض في الشفا، فصل في الآيات التي ظهرت عند مولده ﷺ، ١/٤٦٢، وابن الجوزي في الوفاء، الباب التاسع والعشرون في ذكر حسنه ﷺ، ٢/٤٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، باب: الآية في أنه ﷺ لم يكن يرى له ظل، ١/١١٦۔

لِأَنَّهُ ﷺ كَانَ نُورًا. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا سایہ مبارک سورج اور چاند کی روشنی میں نہیں دیکھا جاتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے اور فرمایا: ’’امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ مبارک زمین پر نہ پڑتا تھا اور یہ کہ آپ ﷺ نور تھے اور جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مبارک کا سایہ سورج کی روشنی میں تھا نہ چاند کی روشنی میں کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔‘‘

اسے قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۴۱. عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَتَى امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ فَرَأَتِ النُّوْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرًا سَاطِعًا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: هَلْ لَکَ فِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى أَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، فَانْطَلَقَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ أَتَى امْرَأَتَهُ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، ثُمَّ ذَکَرَ، يَعْنِي الْخَثْعَمِيَّةَ، فَأَتَاهَا، فَقَالَتْ: هَلْ أَتَيْتَ امْرَأَةً بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ، امْرَأَتِي آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، قَالَتْ: فَـلَا حَاجَةَ لِي فِيْکَ، إِنَّکَ مَرَرْتَ وَبَيْنَ

۴۱: أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبرى، ۱/۹۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۹۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۰۲، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۸، والسيوطي في الخصائص الکبرى، ۱/۷۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۵۰۔

عَيْنَيْکَ نُوْرٌ سَاطِعٌ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا وَقَعْتَ عَلَيْهَا ذَهَبَ، فَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت کے پاس آئے تو اس نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) آسمان تک پھیلا ہوا ایک نور دیکھا۔ تو اس نے آپ سے کہا: کیا آپ کو میرے ساتھ (نکاح کرنے میں) دلچسپی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن پہلے مقام جمرہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جاؤں۔ سو وہ تشریف لے گئے اور مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر آپ اپنی زوجہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ کو وہ قبیلہ خثعم کی عورت یاد آئی۔ تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: کیا آپ میرے (پاس سے جانے کے) بعد کسی عورت سے ملے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اپنی بیوی آمنہ بنت وہب سے ملا ہوں تو اس نے کہا: اب مجھے آپ سے کوئی حاجت (و دلچسپی) نہیں۔ جب آپ گزرے تھے تو آپ کی پیشانی پر آسمان تک بلند ایک نور تھا۔ جب آپ اپنی بیوی سے ملے (یعنی صحبت کی) تو وہ نور (اس کی طرف) منتقل ہو گیا۔ سو اسے بتا دیں کہ اس نے تمام اہلِ زمین سے افضل ہستی کو (اپنے بطنِ اقدس میں) اٹھایا ہوا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد، ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤٢/٤٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ

٤٢: أخرجه أبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/٣٠٤، الرقم: ٧٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٨ وفي الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والحلبي في السيرة، ١/٤٢۔

يَدَيِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام. أَلْقَى ذَلِكَ النُّوْرَ فِي صُلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَهْبَطَنِي اللهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوْحٍ عليه السلام، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللهُ يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ.

رَوَاهُ أَبُوْسَعْدٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک مخلوقات کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل قبیلہ قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور (کی شکل میں) تھا۔ یہ نور (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کرتا، اور فرشتے بھی اس کی تسبیح بیان کرتے، سو جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں منتقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین پر اتار دیا۔ اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں ڈالا گیا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے مکرم پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا، یہاں تک کہ مجھے اپنے والدین سے پیدا فرمایا۔ وہ دونوں بدکاری پر کبھی بھی نہیں ملے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوسعد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٣/٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَ

٤٣: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٢، الرقم: ٤٨٥٠، ٤/٤١١، الرقم: ٧١٩٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧، وقال: رواه ابن أبي حاتم وأبو نعيم،ـــ

إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ [الأحزاب، ٧:٣٣]، قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ (وفي رواية: أَوَّلَ النَّاسِ) فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِي قَبْلَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''(اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا۔'' کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مخلوق میں (اور ایک روایت کے مطابق تمام انسانوں میں) پیدائش کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہوں سو ان سب سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے ہی کی گئی۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد، دیلمی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٤. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلَى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ

.... والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٩١/٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٥٦/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٥٣/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٠٧/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥٥/٧، ١٢٧/١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٧٠/٣، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٨/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/٦۔

٤٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨١/٢٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٢/١۔

رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، پس بے شک میں نے ان کا نام عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں نے حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتھی کے پتوں پر، (جنت کے) دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، پس تم کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ (بھی) ہر گھڑی انہیں یاد کرتے رہتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ،

٤٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٠٨/٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢٥٨/٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٣٢/٦، والمناوي في فيض القدير، ٤٣٧/٣۔

قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَ رُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِيٌّ لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا قَدْ أَخَذَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالنُّبُوَّةِ مِيْثَاقِي، وَبِالإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ذِكْرِي. وَبَيَّنَ كُلُّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الأَرْضُ بِنُوْرِي. وَالْغَمَامُ لِوَجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهُ وَرَوَى بِي سَحَابَهُ، وَشَقَّ لِي اسْمًا مِنْ أَسْمَائِهِ: فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّوْنِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم کناں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کی پشت میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء و اجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ

مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنٰی میں سے نام عطا کیا سو وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں اور (اللہ تعالیٰ نے) حوض کوثر کا میرے لئے وعدہ فرمایا اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنایا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری امت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُوْحٍ ...... الخ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٧]، **قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هَذَا فِي ظَهْرِ آدَمَ عليه السلام. رَوَاهُ الْقُرْطَبِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس آیہ کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا: ’’اور (اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصًا) آپ سے اور نوح سے۔‘‘ آپ ﷺ نے

٤٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٢٧/١٤، والطبري في جامع البيان، ١٢٦/٢١، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٨/٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٧٠/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/٦، والشوكاني في فتح القدير، ٢٦٧/٤، والآلوسي في روح المعاني، ١٥٤/٢١۔

فرمایا: میں ان سب میں خلقت کے لحاظ سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہوں۔‘‘

امام مجاہد نے فرمایا: آپ ﷺ (اس وقت بھی نبی تھے) جب آپ ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام قرطبی، طبری اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٤٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ أَرَاهُ بَنِيْهِ، فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، فَرَأَى نُوْرًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُکَ أَحْمَدُ وَهُوَ أَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اولاد دکھائی انہوں نے ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھی، پھر انہوں نے ان کے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا (قابلِ فخر) بیٹا احمد (ﷺ) ہے۔ یہ (خلقت میں) سب سے پہلے ہیں اور (بعثت میں) سب سے آخری ہوں گے اور یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام سیوطی کے بقول امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤٧: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٧۔

بَابٌ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهِ وَطَهَارَةِ نَسَبِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت و طہارت کا بیان﴾

٤٨/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيْلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَدْنُوْهُ مِنِّي وَقَرِّبُوْا أَصْحَابَهُ، فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي، فَكَذِّبُوْهُ، فَوَاللهِ، لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ

٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٧، الرقم: ٧، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: دعاء النبي ﷺ الناس إلى الإسلام والنبوة، ٣/١٠٧٤، الرقم: ٢٧٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٠٩، الرقم: ١١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٦٢، الرقم: ٢٣٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/٧، الرقم: ٢٦١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٦، ٢٠، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٢٧٢، وابن منده في الإيمان، ١/٢٨٨، الرقم: ١٤٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٦٨، الرقم: ٦٧٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، وفي البداية والنهاية، ٢/٢٠٤۔

يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُوْ نَسَبٍ...... فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ: سَأَلْتُکَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ: أَنَّهُ فِيكُمْ ذُوْ نَسَبٍ، فَكَذَلِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل (شاہ روم) نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے دربار میں بلایا جب کہ وہ شام میں بغرضِ تجارت موجود تھے۔ اس زمانے میں جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان اور کفارِ قریش سے معاہدۂ امن (صلح حدیبیہ) کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ ہرقل کے پاس پہنچے اور ہرقل مع اپنی جماعت کے ایلیا (بیت المقدس) میں تھا۔ ہرقل نے ان لوگوں کو اپنے دربار میں طلب کیا، اس کے اردگرد عمائدین روم بیٹھے تھے، اس نے انہیں بلایا اور پھر اپنے ترجمان کو بھی بلایا اور کہا: تم میں سے بلحاظ نسب کون اس شخص سے زیادہ قریب ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں نسبی لحاظ سے ان کے زیادہ قریب ہوں۔ اس نے کہا: اسے میرے قریب کر دو اور ان کے ساتھیوں کو اس کے قریب اس کی پشت کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان کے ساتھیوں سے کہو میں اس سے اس نبوت کے دعویدار شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ (ابوسفیان نے کہا) خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ وہ (یعنی میرے ساتھی) بعد میں لوگوں سے میرے جھوٹ بیان کریں گے تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ضرور جھوٹ بولتا پھر اس نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق مجھ سے جو بات پوچھی وہ یہ تھی کہ تم میں اس شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کا مقامِ نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں سے نہایت عالی نسب ہیں...... اس نے ترجمان سے کہا: ان سے کہو میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق

پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں نہایت عالی نسب ہیں اور اسی طرح تمام رسولوں کی (نشانی یہ ہے) کہ وہ اپنی قوم کے ایسے ہی (سب سے اعلیٰ) نسب میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ (آگے طویل حدیث ہے۔)‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے نوعِ انسانی کے بہترین زمانہ میں مبعوث کیا گیا۔ زمانوں پر زمانے گزرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اس زمانہ میں رکھا گیا جس میں، میں اب موجود ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٥، الرقم: ٣٣٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٣، الرقم: ٨٨٤٤، ٩٣٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٣١، الرقم: ٦٥٥٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩٢، وفي دلائل النبوة، ١/١٧٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٤، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٧٥، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٩٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، وفي البداية والنهاية، ٢/٢٥٦، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ٤/١٢٥٤۔

٣/٥٠. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ١٧٨٢/٤، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥٨٣/٥، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣٥/١٤، الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٧/٦، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ٤٦٩/١٣، الرقم: ٧٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٦٥/٦، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وفي شعب الإيمان، ١٣٩/٢، الرقم: ١٣٩١، وفي دلائل النبوة، ١٦٥/١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٦/٢٢، الرقم: ١٦١، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٥١/٤، الرقم: ١٤٠٠، والقاضي عياض في الشفا، ١٢٦/١۔

٥١/٤. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایسا لگ رہا تھا گویا کہ آپ ﷺ نے (اس وقت کافروں سے) کوئی ناگوار بات سنی تھی (اور آپ ﷺ اس وقت جلال کی حالت میں تھے، پس واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ رسولِ خدا ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں (رسولِ خدا تو ہوں ہی اس کے علاوہ نسبًا میں) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨ والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٦۔

انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں رکھا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں پیدا کیا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے (ان میں سے) بہترین گھرانہ میں پیدا کیا اور ان میں سے بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥/٥٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی

٥٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٢، الرقم: ١٤٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٨، الرقم: ١٠٧٣، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٦، والخطيب في وسيلة الإسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام، ١/١٤٠، ومحب الدين الطبري في الذرية الطاهرة، ١/١٢٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، وفي تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٩٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے (خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھرانہ سے بڑھ کر بہتر کسی گھرانے کو دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٣. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَکَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْأُفُقُ

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١/١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠/١٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢/٢٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/٩٢۔

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

’’اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہوگیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٧. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ

٥٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧، والبزار في المسند، ٤/١٤٠، الرقم: ١٣١٦، وأبونعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٣٧، الرقم: ١٨٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والحسينى في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٣٢۔

قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ، مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے سب سے بہتر مخلوق (انسانوں) میں پیدا فرمایا اور انسانوں کے دو گروہ (عرب وعجم) میں سے بہترین گروہ (یعنی عربوں) میں پیدا فرمایا۔ پھر تمام قبائل (میں سے) چنا (اور) مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا فرمایا۔ پھر اس نے (اس قبیلہ میں سے) گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں پیدا فرمایا، سو (جان لو!) میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں (یعنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اصل ونسب کے اعتبار سے بھی ان سب سے برتر ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار، ابونعیم، اور امام احمد نے اپنی کتاب ’’فضائل الصحابہ‘‘ میں روایت کیا ہے، اور امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٨/٥٥. عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. قَالَ: فَمَا سَمِعْنَاهُ قَطُّ يَنْتَمِي قَبْلَهَا، أَلَا إِنَّ اللهَ عزوجل خَلَقَ خَلْقَهُ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ خَلْقِهِ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، وَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) جان لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق (بنی نوع انسان) میں پیدا

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/١٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٨٦، الرقم: ٦٧٥-٦٧٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٧٥، الرقم: ٥٠٧٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٥٨، الرقم: ١٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٢، الرقم: ١٤٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٣٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٣١٨، الرقم: ٤٣٩، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٢٩٤-٢٩٥، ٤/١٢٨، ٢٠١۔

فرمایا، پھر ان میں دو گروہ (عرب و عجم) بنائے تو مجھے ان دو میں سے بہترین گروہ (عربوں) میں پیدا کیا، پھر اس نے ان کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا کیا، پھر ان میں خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ (بنو ہاشم) میں پیدا کیا، جان لو! کہ میں تم میں سے گھرانے اور نسب دونوں حوالوں سے بہترین ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، حاکم، ابو نعیم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِيْلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا، وَقَسَمَ الْعَجَمَ قِسْمًا، وَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي الْعَرَبِ، ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْيُمَنَ قِسْمًا، وَقَسَمَ مُضَرَ قِسْمًا، وَقُرَيْشًا قِسْمًا، فَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ مَنْ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما لیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا سو انہوں نے لوگوں کو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری قسم عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے، پھر عرب کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا۔ مضر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے، پھر مجھے قریش میں سے بہترین فرد پیدا فرمایا میں ان ہی میں سے (سب سے افضل)

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٣٥، الرقم: ٣٨٠٢، ٨/١٥٥، الرقم: ٨٢٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧ والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/ ۱۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا قِسْمًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿أَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٢٧] ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٤١]، فَأَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَأَنَا مِنْ خَيْرِ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ، ثُمَّ جَعَلَ الْقِسْمَيْنِ بُيُوْتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا بَيْتًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ﴾ [الواقعة، ٥٦:٨-١٠]، فَأَنَا مِنْ خَيْرِ السَّابِقِيْنَ، ثُمَّ جَعَلَ الْبُيُوْتَ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا قَبِيْلَةً، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿شُعُوبًا وَّ قَبَائِلَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ١٣]، فَأَنَا أَتْقَى وَلَدِ آدَمَ وَأَکْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ ﷻ وَلَا فَخْرَ، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ بُيُوْتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهَا بَيْتًا، فَذَلِکَ قَوْلُهُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣].

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ إِلَّا قَالَ: فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٦، الرقم: ٢٦٧٤، ١٢/١٠٣، الرقم: ١٢٦٠٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٣٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو دو قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں بہترین قسم میں پیدا فرمایا: اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور دائیں جانب والے''، ''اور بائیں جانب والے۔'' سو میں دائیں جانب والوں میں سے ہوں اور میں دائیں جانب والوں میں سے بہترین ہوں۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) گھروں کی دو اقسام بنائیں تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو (ایک) دائیں جانب والے، دائیں جانب والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں جانب والے، کیا (ہی برے حال میں ہوں گے) بائیں جانب والے۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔'' سو میں ان سبقت لے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے گھروں کو (باہمی ملا کر) قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ میں پیدا کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اور ہم نے تمہیں بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا۔'' سو میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا، پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھرانوں میں بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ امام بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک کر دیئے گئے ہیں۔''

۵۸/۱۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا لَقُعُوْدٌ بِفِنَاءِ

۵۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٩، الرقم: ٦١٨٢، وفي المعجم الكبير، ١٢/٤٥٥، الرقم: ١٣٦٥٠، والحاكم في المستدرك،—

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فذكر الحديث إلى أن قال: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَسَكَنَهَا وَأَسْكَنَ سَائِرَ سَمَاوَاتِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلَقَ الْأَرْضِيْنَ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا وَأَسْكَنَهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِي آدَمَ، فَاخْتَارَ مِنْ بَنِي آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا مِنْ خِيَارٍ إِلَى خِيَارٍ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَلِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَلِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے طویل حدیث بیان کی، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا فرمایا، تو ان میں سب سے بلند آسمان کو چن لیا اور اس پر (اپنی شان کے لائق) سکونت اختیار کی اور اپنے تمام (دیگر) آسمانوں پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا قیام بخشا اور اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کیں تو ان میں سے سب سے بلند کو چنا اور اس پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا سکونت بخشی، پھر مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مخلوقات میں سے بنی آدم کو منتخب کیا، بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب میں سے مضر کو چنا اور مضر میں سے

-------- ٨٣/٤، الرقم: ٦٩٥٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢٥/١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٣٩/٢، ٢٢٩، الرقم: ١٣٩٣، ١٦٠٦، وفي دلائل النبوة، ١٧٠/١، وابن عدى في الكامل، ٢٤٨/٢، الرقم: ٤٢٢، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١٦٦/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١٥/٨۔

قریش کو چنا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا، سو میں نسل در نسل بہترین سے بہترین کی طرف منتقل ہوتا رہا لہٰذا جو عرب سے محبت رکھے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے اور جو عرب سے بغض رکھے وہ میری وجہ سے ان سے بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَا أَعْرَبُ الْعَرَبِ، وَلَدَتْنِي قُرَيْشٌ، وَنَشَأْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَأَنَّى يَأْتِيْنِي اللَّحْنُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خُدری رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی (سچا) نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب جیسے (سردار) کا لختِ جگر ہوں، میں عربوں میں سے بہترین عربی ہوں، مجھے قریش نے جنم دیا اور میں نے بنو سعد بن بکر میں پرورش پائی۔ پس میری زبان میں لحن کیسے آ سکتا ہے؟‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۰. عَنْ طَاوُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: قَرَأَ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ۹: ۱۲۸]،

۵۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶/۳۵، الرقم: ۵۴۳۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۲، الرقم: ۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۸.

۶۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۲۶۲، الرقم: ۲۹۴۵، والشوكاني في فتح القدير، ۲/۴۲۰.

يَعْنِي مِن أَعْظَمِكُمْ قَدْرًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''طاوس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے مرفوعاً بیان کیا کہ انہوں نے پڑھا: ''بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' فرمایا: یعنی تم میں سے مقام و مرتبہ (اور نسب) کے لحاظ سے سب سے افضل رسول (تشریف لائے)۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦١/١٤. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩:١٢٨]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' کی تفسیر میں روایت کیا انہوں نے فرمایا: یعنی آپ ﷺ کو دورِ جاہلیت کی ولادت (یعنی بدکاری) سے معمولی ذرہ تک نہیں پہنچا۔ فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نکاح سے پیدا ہوا اور میں بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی، طبری، بغوی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، الرقم: ١٣٨٥٥، والطبري في جامع البيان، ١١/٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٠٤، والبغوي في معالم التنزيل، ٢/٣٤١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧، والصنعاني في تفسيره، ٢/٢٩٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٣/٥٢٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٧ وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦ والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤١٩ ۔

٦٢/١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنهما قَالَا: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ كِنْدَةَ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ الْعَبَّاسُ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ إِذَا قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ لِيَأْمَنَا بِذَلِكَ، وَإِنَّا لَنْ نَنْتَفِيَ مِنْ آبَائِنَا، نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ. قَالَ: وَخَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ، بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، بْنِ هَاشِمِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، ابْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ، بْنِ كَعْبِ، بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ، بْنِ فِهْرِ، ابْنِ مَالِكِ، بْنِ النَّضْرِ، بْنِ كِنَانَةَ، بْنِ خُزَيْمَةَ، بْنِ مُدْرِكَةَ، بْنِ إِلْيَاسَ، بْنِ مُضَرَ، بْنِ نِزَارٍ، وَمَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَيْنِ إِلَّا جَعَلَنِي اللهُ فِي خَيْرِهِمَا، فَأُخْرِجْتُ مِنْ بَيْنِ أَبَوَيْنِ، فَلَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ مِنْ عَهْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَخَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي وَأُمِّي، فَأَنَا خَيْرُكُمْ نَفْسًا وَخَيْرُكُمْ أَبًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنو کندہ

٦٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/١٧١، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٣/٣٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسائل، ١/١٧۔

کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح عباس اور ابو سفیان بن حرب بھی کہا کرتے تھے جب وہ مدینہ منورہ آئے تاکہ انہیں اس طرح کہنے سے پناہ ملے (آگاہ ہو جاؤ) ہم اپنے آباء اجداد سے جدائی اختیار نہیں کرتے ہم بنو نضر بن کنانہ میں سے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ بنے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا پس میں اپنے والدین سے پیدا ہوا ہوں میری پیدائش میں زمانہ جاہلیت کی بدکاری میں سے ایک ذرہ بھی شامل نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک نسل در نسل میں بطریقِ نکاح پیدا ہوا ہوں نہ کہ بدکاری سے بس میں خاندان اور اصل کے اعتبار سے تم سب سے بہترین ہوں۔"

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا، مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

٦٣/١٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٠، الرقم: ٤٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، وأبونعيم في دلائل النبوة، ١/٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١/٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر میرے ماں باپ (حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما) کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر ملاوٹ بھی میرے نسب میں نہیں پائی گئی)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷/٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَتَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ۲٦: ۲۱۹] قَالَ: مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى صِرْتَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ: مِنْ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى أُخْرِجْتَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اس آیہ مبارکہ: ’’اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔‘‘ کی تفسیر میں فرمایا:

٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳٦۲/۱۱، الرقم: ۱۲۰۲۱، والبزار في المسند (كشف الأستار)، الرقم: ۲۳٦۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲٤/۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۲٦/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸٦/۷، ۲۱٤/۸، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱٤٤/۱۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳٥۳/۳، وقال: رواه البزار وابن أبي حاتم من طريقين عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے (نورِ مبارک) کو ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت میں (نسل در نسل) منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خود نبوت سے سرفراز کر کے (مبعوث) فرمایا۔‘‘

اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ’’آپ ﷺ (کے نورِ اقدس) کو ایک نبی سے دوسرے نبی تک (نسل در نسل) اس وقت تک منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کر کے پیدا فرمایا۔‘‘

۱۸/۶۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا وَلَدَنِي مِنْ سِفَاحِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيءٌ، وَمَا وَلَدَنِي إِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ولادت میں دورِ جاہلیت کی بدکاری کا ذرہ تک شامل نہیں اور میری ولادت اسلامی طریقہ نکاح سے ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۲۹، الرقم: ۱۰۸۱۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۱۹۰، الرقم: ۱۳۸۵٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، باب: ذكر طهارة مولده وطيب أصله وكرم محتده ﷺ، ۳/٤۰۰، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۶۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۶، وفي تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱٤، وقال: ورجاله وثقوا، والزيلعي في نصب الراية، ۳/۲۱۳، والعسقلاني في الدراية، ۲/۶۵۔

٦٦/١٩. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه ﴿الَّذِي يَرَاکَ حِيْنَ تَقُوْمُ۝ وَ تَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٨-٢١٩]، قَالَ: فِي أَصْلَابِ الْآبَاءِ مِنَ الرُّسُلِ مِنْهُمْ: آدَمُ وَمِنْهُمْ نُوْحٌ وَمِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ وَإِسْمَاعِيْلُ عليهم السلام. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَي فِي أَصْلَابِ الْآبَاءِ آدَمَ وَنُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ عليهم السلام حَتَّى أَخْرَجَهُ نَبِيًّا.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آیہ مبارکہ: ’’جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لئے) قیام کرتے ہیں۔ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔‘‘ کی تفسیر میں فرمایا: یعنی رسولوں میں سے آپ کے آباء و اجداد کی پشتوں میں (آپ کا منتقل ہونا دیکھتا رہا) ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ’’یعنی آپ کو آپ کے آباء و اجداد حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی پشتوں میں (منتقل ہوتا) دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو نبی بنا کر پیدا کیا۔‘‘

٦٧/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا

٦٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٣، الرقم: ١٧١٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٤۔

٦٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٩ وفي الخصائص الكبرى، ١/٦٦۔

وَلَدَتْنِي بَغِيٌّ قَطُّ مُذْ خَرَجْتُ مِنْ صُلْبِ أَبِي آدَمَ، وَلَمْ تَزَلْ تُنَازِعُنِي الْأُمَمُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ أَفْضَلِ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ: هَاشِمٌ وَزُهْرَةُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے (میری امہات میں سے کسی) بدکار عورت نے کبھی جنم نہیں دیا جب سے میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے پیدا ہوا ہوں، اور میں ہمیشہ (نسل در نسل) اعلیٰ سے اعلیٰ (افراد) کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میں عرب کے سب سے افضل دو قبیلوں ہاشم و زہرہ میں پیدا ہوا۔'' اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦٨/٢١. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٩]، قَالَ: مَا زَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْبَغَوِيُّ وَلَفْظُهُ: أَرَادَ تَقَلُّبَكَ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى أَخْرَجَكَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیہ مبارکہ: ''اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔'' کی تفسیر میں روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ہمیشہ رسول اللہ ﷺ (کا نور) انبیاء کرام کی پشتوں میں منتقل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کو جنم دیا۔''

٦٨: أخرجه البغوی في معالم التنزيل، ٣/٤٠٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٦/١٤٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥٣۔

اسے امام ابونعیم، ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام بغوی کی روایت کے الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ (کے نور) کو انبیاء کرام علیھم السلام کی پشتوں میں نسل در نسل ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اس امت میں (نبی بنا کر) پیدا کیا۔''

۲۲/۶۹. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَخْرَجَنِي مِنَ النِّكَاحِ وَلَمْ يُخْرِجْنِي مِنَ السِّفَاحِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة، ۹: ۱۲۸]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ شِرْكٍ فِي وِلَادَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح سے پیدا کیا اور مجھے بدکاری سے کبھی پیدا نہیں کیا (یعنی میرے اجداد میں سے بھی کبھی کسی نے بدکاری نہیں کی)۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی شرک (یا مشرکین) کا ذرہ تک بھی آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ میں شامل نہیں

۶۹: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۷، والطبري في جامع البيان، ۱۱/۵۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۶۔

ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٢٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ غَيْرَ سِفَاحٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَمْسَمِائَةِ أُمٍّ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِنَّ سِفَاحًا وَلَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضي الله عنها سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بغیر بدکاری کے (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ہشام بن محمد کلبی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے (آپ ﷺ کی) پانچ سو ماؤں کے اسماء (و حالات) لکھے۔ سو میں نے ان میں سے کسی کو بھی بدکار نہیں پایا اور نہ ہی امورِ جاہلیت کا کوئی ذرہ تک ان میں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٧١/٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ

٧٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات، ١/٦٠-٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧-٢٢٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٣-٦٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦، والحلبي في السيرة، ١/٦٥، والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤١٩.

٧١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٨، وابن عدى في الكامل، ٤/٩٣.

اللهِ ﷺ فَهَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ، اللهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ، أَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيمَ، وَإِبْرَاهِيمُ جَدُّنَا وَبِهِ عُرِفْنَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ﴾ [الحج، ۲۲: ۷۸]. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ کی طرف جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے، انہوں نے عرض کیا: اے ابو ابراہیم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ابو ابراہیم ہوں اور ابراہیم علیہ السلام ہمارے دادا بھی تھے اور ان سے ہم پہچانے جاتے ہیں، اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب (قرآن پاک) میں فرمایا: ’’(یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۷۲/۲۵. عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَتَى امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ فَرَأَتِ النُّوْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرًا سَاطِعًا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ فِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَتَّى أَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، فَانْطَلَقَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ أَتَى امْرَأَتَهُ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ، يَعْنِي الْخَثْعَمِيَّةَ، فَأَتَاهَا، فَقَالَتْ: هَلْ أَتَيْتَ امْرَأَةً بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ، امْرَأَتِي

۷۲: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۱/۹۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۹۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۰۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۸، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۷۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۵۰۔

آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيْكَ، إِنَّكَ مَرَرْتَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ نُوْرٌ سَاطِعٌ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا وَقَعْتَ عَلَيْهَا ذَهَبَ، فَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت کے پاس آئے تو اس نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر آسمان تک پھیلا ہوا ایک نور دیکھا۔ اس نے آپ سے کہا: کیا آپ کو میرے ساتھ (نکاح کرنے میں) دلچسپی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن پہلے مقام جمرہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جاؤں۔ سو وہ تشریف لے گئے اور مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ کو وہ قبیلہ خثعم کی عورت یاد آئی۔ تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تو اس نے کہا: کیا آپ میرے (پاس سے جانے کے) بعد کسی عورت سے ملے ہیں؟ (یعنی ہم بستری کی ہے) انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اپنی بیوی آمنہ بنت وہب سے ملا ہوں تو اس نے کہا: اب مجھے آپ سے کوئی حاجت (و دلچسپی) نہیں۔ جب آپ گزرے تھے تو آپ کی پیشانی پر آسمان تک بلند ایک نور تھا۔ جب آپ اپنی بیوی سے ملے تو وہ نور (اس کی طرف) چلا گیا۔ سو اسے بتا دیں کہ اس نے تمام اہلِ زمین سے افضل ہستی کو (اپنے بطنِ اقدس میں) اٹھایا ہوا ہے۔‘‘ اس حدیث کو ابن سعد، ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۷۳/۲۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الْفَيَّاضِ الْخَثْعَمِيِّ رضی اللہ عنہم قَالَا: مَرَّ

۷۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۹۶، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۰۰، وابن الأثير في الكامل، ۱/۵۴۷، وابن عساكر في ـــ

عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِامْرَأَةٍ مِنْ خَثْعَمَ، يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرٍّ، وَكَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَشَبِّهِ وَأَعَفِّهِ، وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْكُتُبَ، وَكَانَ شَبَابُ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُوْنَ إِلَيْهَا، فَرَأَتْ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَتْ: يَا فَتَى مَنْ أَنْتَ؟ فَأَخْبَرَهَا، قَالَتْ: هَلْ لَكَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ وَأُعْطِيَكَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَقَالَ:

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهُ وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَاسْتَبِيْنَهُ

فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي تَنْوِيْنَهُ؟

ثُمَّ مَضَى إِلَى امْرَأَتِهِ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رضي الله عنها، فَكَانَ مَعَهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْخَثْعَمِيَّةَ وَجَمَالَهَا وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهَا فَلَمْ يَرَ مِنْهَا مِنَ الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ آخِرًا كَمَا رَآهُ مِنْهَا أَوَّلًا، فَقَالَ: هَلْ لَكِ فِيْمَا قُلْتِ لِي؟ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ مَرَّةً فَالْيَوْمَ لَا، فَذَهَبَتْ مِثْلًا قَالَتْ: أَيُّ شَيْءٍ صَنَعْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى زَوْجَتِي آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، قَالَتْ: إِنِّي وَاللهِ، لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيْبَةٍ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُوْنَ ذَلِكَ فِيَّ وَأَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ حَيْثُ جَعَلَهُ، وَبَلَغَ شَبَابَ قُرَيْشٍ مَا عَرَضَتْ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَتَأَبِّيهِ عَلَيْهَا،

.... تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٨-٢٢٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٠، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٤٨، وفي المنتظم، ٢/٢٠٢، والزمخشري في الفائق، ٣/٤٤٦.

فَذَكَرُوْا ذَلِکَ لَهَا، فَأَنْشَأَتْ تَقُوْلُ:

إِنِّي رَأَيْتُ مَخِيْلَةً عَرَضَتْ
فَتَلَأْلَأَتْ بِحَنَاتِمِ الْقَطْرِ
فَلِمَائِهَا نُوْرٌ يُضِيْءُ لَهُ
مَا حَوْلَهُ كَإِضَاءَةِ الْفَجْرِ
وَرَأَيْتُهُ شَرَفًا أَبُوْءُ بِهِ
مَا كُلُّ قَادِحِ زَنْدِهِ يُوْرِي
لِلّٰهِ مَا زُهْرِيَّةٌ سَلَبَتْ
ثَوْبَيْکَ مَا اسْتَلَبَتْ وَمَا تَدْرِي

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابو الفیاض خثعمی رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے والد محترم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بنو خثعم کی ایک عورت جس کا نام فاطمہ بنت مرتھا کے پاس سے گزرے جو نہایت حسین و جمیل، نوجوان و پاکدامن عورت تھی جس نے بہت سی مذہبی کتب پڑھ رکھیں تھیں قریش کے نوجوان اس کے حسن و جمال کے تذکرے کرتے تھے۔ اس نے حضرت عبد اللہ کے چہرہ پر نورِ نبوت دیکھا۔ اس نے ان سے پوچھا: اے جوان! آپ کون ہیں؟ حضرت عبد اللہ نے اپنا تعارف کرایا تو اس عورت نے کہا: کیا آپ کو اسی وقت میرے ساتھ مباشرت میں دلچسپی ہے؟ اس کے عوض میں آپ کو ۱۰۰ اونٹ دوں گی۔ حضرت عبد اللہ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا: ’’حرام ہو نہیں سکتا

اس سے موت بہتر ہے اور حلال کی یہ شکل نہیں لہٰذا جو تم چاہتی ہو وہ بات کیسے ممکن ہے۔‘‘ پھر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جو ان کے ساتھ تھیں پھر آپ کو خثعمہ اور اس کے حسن و جمال اور اس کی پیشکش کا خیال آیا تو اس کے پاس آئے مگر اس نے وہ توجہ نہ دی جس طرح پہلی ملاقات میں دی تھی پس حضرت عبد اللہ نے پوچھا: کیا تو اب بھی اس بات کے لئے آمادہ ہے تو اس نے کہا اب نہیں وہ دن گذر گیا اور اس نے حضرت عبد اللہ سے پوچھا میرے پاس سے جانے کے بعد آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا: میں اپنی زوجہ آمنہ سے ملا ہوں، تو اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں بدکار عورت نہیں لیکن میں نے نورِ نبوت آپ کے چہرے پر دیکھا تھا سو میری خواہش تھی کہ وہ نور مجھے ملے مگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور نہ تھی کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہو۔ اس نے جہاں مناسب سمجھا اسے ودیعت کر دیا جب قریش کے نوجوانوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے اس سے تذکرہ کیا تو اس نے اس پر یہ چند اشعار کہے:

’’میں نے دیکھا کہ ایک گھٹا سامنے ہے جو تیرو تاریعنی (بابرکت ابر باراں سے) روشن ہوگئی ہے اس کے پانی میں ایک ایسا نور ہے جس سے اس کے اردگرد اس طرح روشنی ہو رہی ہے جس طرح صبح صادق روشن ہوتی ہے میں نے دیکھا کہ یہ ایک ایسی عزت ہے جو مجھے حاصل کرنی چاہئے لیکن ہر شخص جو چقماق (آگ جلانے والا پتھر) جھاڑتا ہے ضروری نہیں کہ وہ کامیاب ہی ہو۔ قبیلہ بنی زہرہ کی وہ خاتون کیسی خوش نصیب ہے جس نے اے عبد اللہ! تجھ سے یہ دولت حاصل کر لی اور تجھے خبر تک نہ ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد، طبری، ابن اثیر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۲۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم کناں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا: میں ان کی پشت میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں (کشتی میں) سوار کرایا گیا اور میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (انہیں آگ میں ڈالتے وقت) چھپایا گیا۔ میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح (یعنی بدکاری سے) نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۷۵/۲۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمْ

۷۴: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۳۰-۲۳۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۳۳۲، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۷۔

۷۵: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۲۴، والكلاعي في الاكتفاء، ۱/۱۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۴/۳۲۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۷۔

يَلْتَقِ أَبَوَايَ فِي سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللهُ ﷻ يَنْقُلُنِي مِنْ أَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ إِلَى أَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا، جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے تو مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا گیا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٧٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷡: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَسَمَ اللهُ الْأَرْضَ نِصْفَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا، ثُمَّ قَسَمَ النِّصْفَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَكُنْتُ فِي خَيْرِ ثُلُثٍ مِنْهَا، ثُمَّ اخْتَارَ الْعَرَبَ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ اخْتَارَ قُرَيْشًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ اخْتَارَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ﷡ سے مروی ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا، پھر اس ایک حصہ کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان تینوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) لوگوں میں سے عرب کو پسند کیا، پھر عرب میں سے قریش کو پسند کیا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو پسند کیا، پھر بنو

٧٦: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٩۔

ہاشم میں سے بنو عبد المطلب کو پسند کیا پھر بنو عبد المطلب میں سے مجھے (اپنا حبیب) چن لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۷۷/ ۳۰. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ نَبِيًّا نَظَرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَبِيلَةً، فَيَبْعَثُ خَيْرَهَا رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو زمین والوں میں سے بہترین قبیلہ کو دیکھتا ہے پھر اس (قبیلہ) کے بہترین شخص کو (اپنا نبی بنا کر) مبعوث کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۷۸/ ۳۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَخَيْرُ مُضَرَ بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ، وَخَيْرُ بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ، بَنُو هَاشِمٍ، وَخَيْرُ بَنُو هَاشِمٍ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاللهِ، مَا افْتَرَقَ شُعْبَتَانِ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عرب میں سے بہترین لوگ مضر ہیں، اور مضر میں سے بہترین لوگ بنو عبد مناف ہیں، اور بنو عبد مناف میں سے بہترین لوگ بنو ہاشم ہیں، اور بنو ہاشم میں سے

۷۷: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٢٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/ ٢٩٨۔

۷۸: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٤/ ٢٩٦ وفي الخصائص الكبرى، ١/ ٦٤، والحلبي في السيرة، ١/ ٤٦۔

بہترین لوگ بنو عبد المطلب ہیں اور بخدا! حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے اب تک کوئی دو گروہ جدا نہیں ہوئے مگر میں ان دونوں میں سے بہترین میں رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

٣٢/٧٩. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ عليه السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي فَطُفْتُ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا وَسَهْلَهَا وَجَبَلَهَا فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي الْعَرَبِ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ مُضَرَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي مُضَرَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ كِنَانَةَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي كِنَانَةَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي قُرَيْشٍ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَخْتَارَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ نَفْسًا خَيْرًا مِنْ نَفْسِكَ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تو میں نے زمین کے شرق و غرب اور میدانی و پہاڑی تمام علاقے گھومے۔ اور میں نے عرب سے افضل کوئی قبیلہ نہیں پایا۔ پھر

٧٩: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٣٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٨ وفي جامع الأحاديث، ١/٧٦، الرقم: ٣٦٦، والهندي في كنز العمال، ١/٢٤٠٩، الرقم: ٣٤١٠١، والحلبي في السيرة، ١/٤٣۔

(اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا، میں تمام عرب گھوما تو قبیلہ مضر سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام مضر میں گھوما تو قبیلہ کنانہ سے بڑھ کر کوئی افضل قبیلہ نہیں پایا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا میں تمام کنانہ میں گھوما تو میں نے قریش سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام قریش میں گھوما تو بنو ہاشم سے بڑھ کر کسی قبیلہ کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا کہ ان میں سے کسی ایک ذات کو پسند کروں تو (یا رسول اللہ!) میں نے ان میں آپ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کسی کو بہتر و افضل نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٨٠/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام. أَلْقَى ذَلِكَ النُّوْرَ فِي صُلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَهْبَطَنِيَ اللهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوْحٍ عليه السلام، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللهُ يُنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ.

رَوَاهُ أَبُوْسَعْدٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک مخلوقات کی

٨٠: أخرجه أبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/ ٣٠٤، الرقم: ٧٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/ ٢٩٨ وفي الخصائص الكبرى، ١/ ٦٦، والحلبي في السيرة، ١/ ٤٢۔

پیدائش سے دو ہزار سال قبل قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھا۔ یہ نور (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتا، اور فرشتے بھی اس کی تسبیح جیسی تسبیح بیان کیا کرتے تھے، سو جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں منتقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین پر اتار دیا۔ اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں ڈالا گیا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے مکرم پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا، یہاں تک کہ مجھے اپنے والدین سے پیدا فرمایا۔ وہ دونوں بدکاری پر کبھی بھی نہیں ملے۔'' اس حدیث کو امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٨١/ ٣٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا مَعْنَى مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالَ: نَسَبًا وَصِهْرًا وَحَسَبًا لَيْسَ فِيَّ وَلَا فِي آبَائِي مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ. رَوَاهُ السَّيُوْطِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ پڑھی: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (مِنْ أَنْفُسِكُمْ) کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نسب، سسرال اور حسب (ہر ایک) کے اعتبار سے (میں سب سے افضل ہوں) نہ مجھ میں اور نہ ہی میرے آباء واجداد میں سے حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے بدکاری کی ہم سب (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوئے۔''

اسے امام سیوطی اور شوکانی نے روایت کیا ہے۔

٨١: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ٦٦، والشوكاني في فتح القدير، ٢/ ٤٢٠.

٨٢/٣٥. عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي وَلَدَتْهُ: آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، بْنِ زُهْرَةَ، بْنِ كِلَابٍ، وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ، بْنِ عَبْدِ الدَّارِ، بْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ. وَأُمُّهَا أُمُّ سُفْيَانَ بِنْتُ أَسَدِ، بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، بْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ. وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ عَوْفِ، بْنِ عُبَيْدِ، بْنِ عُوَيْجِ مِنْ بَنِي عَدِيِّ، بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ. وَأُمُّهَا قِلَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ صَعْصَعَةَ مِنْ بَنِي عَائِذِ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ، وَأُمُّهَا ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ غَنْمٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ. وَأُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ حَتَّى شَبَّ: حَلِيْمَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ شِجْنَةَ السَّعْدِيَةُ. مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ، بْنِ مَنْصُوْرِ، بْنِ عِكْرِمَةَ، بْنِ خَصَفَةَ، بْنِ قَيْسِ غَيْلَانَ، بْنِ مُضَرَ. وَزَوْجُ حَلِيْمَةَ، الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى. فَفِي هَؤُلَاءِ شَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ جنہوں نے آپ ﷺ کو جنم دیا ان کا شجرہ نسب آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب اور ان کی والدہ بّرہ بنت عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ اور ان کی والدہ اُم سفیان بنت اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ اور ان کی والدہ برہ بنت عوف بن عبید بن عویج ہیں جو بنی عدی بن کعب بن لویٔ بن غالب بن فہر

٨٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٩٦-٩٧-

سے تھیں اور ان کی والدہ قلابہ بنت حارث بن صعصعہ جو بنی عائذ بن لحیان بن ہذیل سے تھیں اور ان کی والدہ بنت مالک بن غنم ہیں جو بنی لحیان سے تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی وہ ماں جنہوں نے آپ ﷺ کو بڑے ہونے تک دودھ پلایا۔ حضرت حلیمہ بنت حارث بن شجنہ السعدیہ ہیں۔ جن کا تعلق بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس غیلان بن مضر سے تھا اور ان کے شوہر حارث بن عبد العزی ہیں، سو حضور نبی اکرم ﷺ انہی لوگوں میں پل کر جوان ہوئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٨٣. عَنْ أَبِي بَشَرٍ هَارُوْنَ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَمْلَى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ أَنَّ نَسَبَةَ النَّبِيِّ ﷺ: مُحَمَّدُ ﷺ بْنُ عَبْدِ اللهِ، بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، بْنِ هَاشِمِ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، بْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ، بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ، بْنِ فِهْرِ، بْنِ مَالِكِ، بْنِ النَّضْرِ، بْنِ مَالِكِ، بْنِ كِنَانَةَ، بْنِ خُزَيْمَةَ، بْنِ مُدْرِكَةَ، بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ، بْنِ نَزَارِ، بْنِ مَعَدِّ، بْنِ عَدْنَانَ، بْنِ أُدُدَ، بْنِ أَشْحَبَ، بْنِ صَالِحِ عليه السلام، بْنِ صَالُوحِ، بْنِ الْهَمِيْسَعِ، بْنِ نَبَتِ، بْنِ قِيْذَارَ، بْنِ إِسْمَاعِيْلَ عليه السلام، بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام، بْنِ تَارِخِ(١) ...... بْنِ أَنُوْشَ بْنِ شِيْثِ عليه السلام بْنِ آدَمَ عليهم السلام.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’ابوبشر ہارون بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان نے

٨٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٦۔

(١) أخرجه الطبری في تاريخ الأمم والملوك، ١/١٤٢، وابن الأثير في الكامل، ١/٧٢، وابن الجوزي في المنتظم، ١/٢٥٨۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا نسب لکھایا (جو کہ یہ ہے:) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادو بن اشحب بن صالح بن صالوح بن ہمیسع بن مبت بن قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ...... بن شیث بن آدم علیہم السلام ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِيمَا يَتعلَّقُ بِبدْءِ نُبُوَّتِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ابتدائے نبوت کا بیان﴾

۱/۸۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا

۸۴ـ۹۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۵، الرقم: ۳۶۰۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۶۶، ۵/۵۹،۳۷۹، الرقم: ۲۳۶۲۰، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۶۵ـ۶۶۶، الرقم: ۴۲۰۹ـ۴۲۱۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۶۹، الرقم: ۳۶۵۵۳، وأبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ۱/۲۸۶، الرقم: ۷۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۲۷۲، الرقم: ۴۱۷۵، وفي المعجم الكبير، ۱۲/۹۲،۱۱۹، الرقم: ۱۲۵۷۱، ۱۲۶۴۶، ۲۰/۳۵۳، الرقم: ۸۳۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۱۲۲، ۹/۵۳، وفي دلائل النبوة، ۱/۱۷، والبخاري في التاريخ الكبير، ۷/۳۷۴، الرقم: ۱۶۰۶، والخلال في السنة، ۱/۱۸۸، الرقم: ۲۰۰، إسناده صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۷۹، الرقم: ۴۱۱، إسناده صحيح، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۵/۳۴۷، الرقم: ۲۹۱۸، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۳۹۸، الرقم: ۸۶۴، إسناده صحيح، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۱۴۸، ۷/۶۰، وابن حبان—

رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور

.... في الثقات، ١/٤٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/١٢٧، الرقم: ٥٩١، ٣/١٢٩، ١١٠٣، وابن خياط في الطبقات، ١/٥٩، ١٢٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٣، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٤٢_١٤٣، الرقم: ١٢٣_١٢٤، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٠، وفي الإكمال، ١/٤٢٨، الرقم: ٨٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٤، الرقم: ٤٨٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦/٣٨٢، ٤٥/٤٨٨_٤٨٩، والخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ٣/٧٠، الرقم: ١٠٣٢، ٥/٨٢، الرقم: ٢٤٧٢، ١٠/١٤٦، الرقم: ٥٢٩٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٤، والعسقلانى في تهذيب التهذيب، ٥/١٤٧، الرقم: ٢٩٠، وفي الإصابة، ٦/٢٣٩، وفي تعجيل المنفعة، ١/٥٤٢، الرقم: ١٥١٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٤٨٨، الرقم: ٢٥٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٣٨٤، ١١/١١٠، وقال: هذا حديث صالح السند، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٠٧، ٣٢٠_٣٢١، والجرجانى في تاريخ جرجان، ١/٣٩٢، الرقم: ٦٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧_٨، ١٨، وفي الحاوي للفتاوى، ٢/١٠٠، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: رواه الطبراني والبزار، وذكره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/٤٧١، الرقم: ١٨٥٦۔

اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢/٨٥. وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ سَعْدٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: (یا رسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

اسے امام حاکم، طبرانی، ابوسعد اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣/٨٦. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے لئے کب نبوت فرض کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے

مرحلہ میں تھی۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے الفاظ طبرانی کے ہیں نیز اس حدیث کی سند صحیح اور تمام کے تمام رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام ذہبی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صالح السند ہے۔

٤/٨٧. وفي رواية عنه: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أُخِذَ مِيْثَاقُكَ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔‘‘ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/٨٨. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٦/٨٩. وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟

قَالَ: وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ كَمَا ذَكَرَ السَّيُوْطِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔‘‘

امام سیوطی اور ابن کثیر نے فرمایا کہ اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٧/٩٠. وفي رواية: عَنْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَتَى اسْتُنْبِئْتَ؟ فَقَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب شرفِ نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔‘‘

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٨/٩١. عَنْ أَبِي مَرْيَمَ (سِنَانَ)، قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ حَتَّى أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ وَعِنْدَهُ خَلْقٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَلَا تُعْطِيْنِي شَيْئًا

:٩١ أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٣٣/٢٢، الرقم: ٨٣٥، وفي مسند الشاميين، ٩٨/٢، الرقم: ٩٨٤، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٣٩٧/٤، الرقم: ٢٤٤٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٨/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢٤/٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٢٣/٢۔

أَتَعَلَّمُهُ وَأَحمِلُهُ وَيَنفَعُنِي وَلَا يَضُرُّکَ؟ فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ، اِجلِسْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوهُ، فَإِنَّمَا يَسأَلُ الرَّجُلُ لِيَعْلَمَ، قَالَ: فَأَفْرَجُوا لَهُ، حَتَّى جَلَسَ، قَالَ: أَيُّ شَيءٍ كَانَ أَوَّلَ أَمْرِ نُبُوَّتِکَ؟ قَالَ: أَخَذَ اللهُ مِنِّي الْمِيْثَاقَ، كَمَا أَخَذَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ. ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَإِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوسَى وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٧] وَبَشَّرَ بِي الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا سِرَاجٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت ابو مریم (سنان) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ مجھے کوئی ایسی شے نہیں دیں گے کہ میں جس سے سیکھوں اور اسے سنبھالے رکھوں اور جو مجھے فائدہ پہنچائے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے؟ تو لوگوں نے کہا: رک جاؤ، بیٹھ جاؤ، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، بے شک جب کوئی شخص کسی شے کے بارے میں سوال کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ اسے اس شے کا علم ہو جائے، فرمایا: اس کے لئے (بیٹھنے کی) جگہ بناؤ، یہاں تک کہ وہ بیٹھ گیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی علاماتِ نبوت میں سے پہلی چیز کیا تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق (عہد) لیا جیسا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کا میثاق لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اور (اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسٰی بن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن

سے نہایت پختہ عہد لیا۔'' اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری بشارت دی اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے اپنے خواب میں دیکھا (کہ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے وقت) اُن کے بدن اطہر سے ایک ایسا چراغ روشن ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔''

اسے امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

٩٢/٩. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِکَ، دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسَى قَوْمَهُ، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ، وَكَذٰلِکَ تَرَى أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ صلوات اللہ علیهم أجمعین.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں، لوحِ محفوظ میں ہی خاتم الانبیاء ہوں، درآں حالیکہ حضرت آدم علیہ السلام اس وقت مٹی میں گندھے ہوئے

٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٧-١٢٨، الرقم: ١٧١٩٠، ١٧٢٠٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٩٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٦٨، والطبري في جامع البيان، ٢٨/٨٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٥، ٤/٣٦١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧، وفي الدر المنثور، ١/٣٣٤۔

تھے اور میں عنقریب تمہیں اس کی تاویل بتاؤں گا، میں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم کو دی گئی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جس میں انہوں نے دیکھا کہ ان کے بدن سے ایک ایسا نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور اسی طرح انبیائے کرام کی مائیں (مبارک خواب) دیکھا کرتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٩٣/ ١٠. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ م بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

٩٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٢٥٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/ ٤٠، وفي دلائل النبوة، ١/ ١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٦/ ٥٨٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ١٨٥، وفي البداية والنهاية، ٢/ ٣٢١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥١٢، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٨/ ٢٢٣، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثّقه ابن حبان.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ’’اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔‘‘ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ’’اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔‘‘ اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٩٤/١١. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

٩٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات، ١/١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٧٠، ٣/٣٩٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢/١٣١، والطبري في جامع البيان، ١/٥٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦١، والسمرقندي في تفسيره، ٣/٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١/٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٠٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١/٧٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

”حضرت خالد بن معدان حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات تک روشن ہو گئے تھے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

۹۵/۱۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا

۹۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۳، ۳۶۵۴۱، وابن حبان في الثقات، ۱/۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۱۹۔

عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب

ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۹۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى

۹۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۶۷۱، الرقم: ۴۲۲۷، والخلال في السنة، ۱/ ۲۶۱، الرقم: ۳۱۶، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/ ۲۹۹، الرقم: ۶۳۳۶، والعسقلاني في لسان الميزان، ۴/ ۳۵۴، الرقم: ۱۰۴۰، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/ ۲۸۷۔

عليه السلام، يَا عِيسَى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَسَكَنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۹۷/۱۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

۹۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ۵/۵۹۲، الرقم: ۳۶۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۰۵، الرقم: ۲۱۰۴۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۴۵۹، الرقم: ۷۴۶۹، والطيالسي في المسند، ۱/۱۰۶، الرقم: ۷۸۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۲۴۵، الرقم: ۲۰۲۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۲/۱۵۳، وابن حيان فى العظمة، ۵/۱۷۱۰۔

بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِي بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مکّہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵/۹۸. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۹۸: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمی فی السنن، (٤) باب: ما أکرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٣١، الرقم:٢١، والحاکم فی المستدرک، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢/١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، والمزي فی تهذيب الکمال، ١٤/١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، والجرجانی فی تاريخ جرجان، ١/٣٢٩، الرقم: ٦٠٠۔

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ سے) عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾۔‘‘

اسے امام ترمذی، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح الاسناد ہے۔

بَابٌ فِيمَا يَتعَلَّقُ بِختمِ نُبُوَّتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ پر سلسلۂ نبوت کے ختم ہو جانے کا بیان﴾

١/٩٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَأَنَا

٩٩: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خَاتَم النَّبِيِّين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١_٣٣٤٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النَّبِيِّين، ١٧٩١/٤، الرقم: ٢٢٨٦_٢٢٨٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥٨٦/٥، الرقم: ٣٦١٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤٣٦/٦، الرقم: ١١٤٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣٩٨/٢، الرقم: ٩١٥٦، ٣٦١/٣، ١٣٦/٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٤/٦، الرقم: ٣١٧٧٠، وابن حبان فى الصحيح، ٣١٥/١٤، الرقم: ٦٤٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٩، وفي شعب الإيمان، ١٧٨/٢، الرقم: ١٤٨٤_

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فِي النَّبِيِّينَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت بند ہو گیا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میری آمد سے انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

’’اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔‘‘ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ

۱۰۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ۱/ ۳۷۱، الرقم: ۵۲۳، والترمذي في السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الغنيمة، ۴/۱۲۳، الرقم: ۱۵۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۶/۸۷، الرقم: ۲۳۱۳، ۱۴/۳۱۱، الرقم: ۶۴۰۱، ۶۴۰۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۷۷، الرقم: ۶۴۹۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۲، الرقم: ۱۰۶۵، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۳۳۰، الرقم: ۱۱۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۳۳، الرقم: ۴۰۶۳۔

لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لئے اموالِ غنیمت حلال کئے گئے ہیں اور میرے لئے (ساری) زمین پاک کر دی گئی ہے اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠١/٣. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ

١٠١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء فى أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وفى كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤/٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب: أسماء النبى ﷺ، باب: أسماء النبى ﷺ، ٢/١٠٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٨٠، ٨٤، والدارمى فى ـــ

الَّذِي يُحشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. مُتَّفقٌ عَلَيهِ وَاللَّفظُ لِمُسلِمٍ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہو گا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٠٢/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

.... السنن، ٢/ ٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، وفي المعجم الكبير، ٢/ ١٢٠، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، وأبويعلى في المسند، ١٣/ ٣٨٨، الرقم: ٧٣٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٤٠، الرقم: ١٣٩٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ١٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٨٤۔

١٠٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/ ١٢٧٣، الرقم: ٣٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ٣/ ١٤٧١، الرقم: ١٨٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: الوفاء بالبيعة، —

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام بنو اسرائیل پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٣/٥. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

.... ٩٥٨/٢، الرقم: ٢٨٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٧/٢، الرقم: ٧٩٤٧، وابن حبان في الصحيح، ٤١٨/١٠، الرقم: ٤٥٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٦٤/٧، الرقم: ٣٧٢٦٠، وأبو يعلى في المسند، ٧٥/١١، الرقم: ٦٢١١، وأبو عوانة في المسند، ٤٠٩/٤، الرقم: ٧١٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤٤/٨، الرقم: ١٦٣٢٥۔

١٠٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذّابون، ٤٩٩/٤، الرقم: ٢٢١٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٩٧/٤، الرقم: ٤٢٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما يكون من الفتن، ١٣٠٠/٢، الرقم : ٣٩٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٠٣/٧، الرقم: ٣٥٦٥، والحاكم في المستدرك، ٤٩٦/٤، الرقم: ٨٣٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٠/٩، الرقم :٣٩٧، والشيباني في الآحاد والمثانى، ٣٣٢/١، الرقم: ٤٥٦، ٢٤/٣، الرقم: ١٣٠٩، والدانى في السنن الواردة فى الفتن، ٨٦١/٤، الرقم :٤٤٢، ٨٦٣/٤، الرقم: ٤٤٤۔

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

اسے امام ترمذی، ابوداود اور اسی طرح امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶/۱۰۴. عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اسے امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۰۵. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَوْ

۱۰۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من سمى بأسماء الأنبياء، ۵/۲۲۸۹، الرقم: ۵۸۴۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته، ۱/۴۸۴، الرقم: ۱۵۱۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۶۸، الرقم: ۶۶۳۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۱۳۵، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۳/۱۱۵۔

۱۰۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في

كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ اللهُ بَاعِثًا رَسُوْلًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتا (لیکن جان لو میں آخری نبی ہوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیجنے والا ہوتا تو یقیناً عمر بن الخطاب کو نبی بنا کر بھیجتا۔'' امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٥/٦١٩، الرقم: ٣٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٣/٩٢، الرقم: ٤٤٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٨٠، ٢٩٨، الرقم: ٤٧٥، ٨٢٢، والروياني في المسند، ١/ ١٧٤، الرقم: ٢٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٨۔

۱۰۶/۸. عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رضی الله عنه فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی رضی الله عنه کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ۴/۱۶۰۲، الرقم: ۴۱۵۴، ۳/۱۳۵۹، الرقم: ۳۵۰۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ۴/۱۸۷۰، ۱۷۱ الرقم: ۲۴۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ۵/۶۴۰، ۶۴۱، الرقم: ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ۱/۴۲، ۴۵، الرقم: ۱۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۷۰، ۱۷۳، ۱۷۵،۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۲،۱۸۴،۱۸۵،۳۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۱۴۶،۱۴۸، الرقم: ۳۲۸،۳۳۳۔

١٠٧/٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى عليهما السلام؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٠٨/١٠. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

١٠٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ٤/ ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٤/ ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، والبيهقي في السنن الکبری، ٩/ ٤٠۔

١٠٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، ـــ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۹/۱۱. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوْا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: تَقُوْلُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا

كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴۔

۱۰۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل علي بن أبي طالب، ۱/۴۵، الرقم: ۱۲۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۰۸، الرقم: ۸۳۹۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۶۶، الرقم: ۳۲۰۷۸۔

نَبِيَّ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف لائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کچھ بے ادبی کے ساتھ ذکر ہوا جسے سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں گفتگو کرتے ہو جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کے ولی ہیں اور فرمایا تھا: تم میری جگہ پر اس طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی جگہ پر تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: آج اس شخص کو عَلَم (جھنڈا) عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۱۰. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر بھی) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں

۱۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (۸) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/ ۴۰، الرقم: ۴۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/ ۶۱، الرقم: ۱۷۰، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ۱/ ۱۹۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۵۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰/ ۲۲۳، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ۴۳۔

جس کی شفاعت قبول ہو گی ہے اور (مجھے اس پر بھی) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۱۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمام انبیاء کرام میں سے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۱۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا

۱۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ۲/۱۳۵۹، الرقم: ۴۰۷۷، والحاكم في المستدرك، ۴/۵۸۰، الرقم: ۸۶۲۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۴۶، الرقم: ۷۶۴۴، والروياني في المسند، ۲/۲۹۵، الرقم: ۱۲۳۹، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/۲۸، الرقم: ۸۶۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۷۱، الرقم: ۳۹۱۔

۱۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الرؤيا عن رسول الله ﷺ، باب: ذهبت النبوة و بقيت المبشرات، ۴/۵۳۳، الرقم: ۲۲۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۶۷، الرقم: ۱۳۸۵۱، والحاكم في المستدرك، ۴/۴۳۳، الرقم: ۸۱۷۸، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۲۰۶، الرقم: ۲۶۴۵۔

الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت و رسالت ختم ہوگئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگوں پر گراں گزرا (کہ اب سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ہے) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات (باقی ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے (نیک) خواب، اور یہ نبوت کے اجزاء کا ایک جزو ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٣/١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التعبير، باب: المبشرات، ٦/٢٥٦٤، الرقم: ٦٥٨٩۔

۱۱۴/۱۶. عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: نبوت ختم ہوگئی صرف مبشرات (نیک خواب) باقی رہ گئے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵/۱۷. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ.

’’حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی سوائے مبشرات کے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے یا نیک خواب۔‘‘

۱۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: تعبير الرّؤيا، باب: رؤية النبي ﷺ فى المنام، ۲/۱۲۸۳، الرقم: ۳۸۹٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/۳۸۱، الرقم: ۲۷۱۸۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/٤۱۱، الرقم: ٦۰۲٤۔

۱۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٤، الرقم: ۲۳۸٤٦ (۲۳۲۸۳)، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۷۹، الرقم: ۳۰٥۱، وابن منصور في السنن، ٥/۳۲۱، الرقم: ۱۰٦۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲٤۷، الرقم: ۳۱٦۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/۲۲۳، الرقم: ۲٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۱۷۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/٤۹٤۔

اسے امام احمد اور اسی طرح طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٦/١٨. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذٰلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية عنه: قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے آخری نبی لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تمہیں اس کی تاویل بتاتا ہوں: میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اس کے علاوہ اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٧، ١٢٨، الرقم: (١٦٧٠٠)، (١٦٧١٢)، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٣، الرقم: ٦٤٠٤، والحاكم في 'المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٢،٢٥٣، الرقم: ٦٢٩، ٦٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٤، الرقم: ١٣٨٥، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم: ٤٠٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٦٨، الرقم: ١٧٣٦۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔'' پھر راوی نے مذکورہ باب حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ اضافہ کیا: ''بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو حالتِ نور میں جنا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

۱۱۷/ ۱۹. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ۲: ۱۲۹]، وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ۶۱: ۶]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ

۱۱۷: أخرجه ابن حبان فی الصحیح، ۳۱۲/۱۴، الرقم: ۶۴۰۴، والطبرانی في المعجم الکبیر، ۲۵۳/۱۸، الرقم: ۶۳۱، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۴۰/۶، وفي دلائل النبوة، ۱۷/۱، والحاکم في المستدرک، ۶۵۶/۲، الرقم: ۴۱۷۴، وابن سعد في الطبقات الکبری، ۱۴۹/۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۸۳/۶، والطبري في جامع البیان، ۵۸۳/۶، وابن کثیر في تفسیر القرآن العظیم، ۱۸۵/۱، وفي البدایة والنهایة، ۳۲۱/۲، والهیثمي في موارد الظمآن، ۵۱۲/۱، الرقم: ۲۰۹۳، وفي مجمع الزوائد، ۲۲۳/۸، وقال: واحد أسانید أحمد رجاله رجال الصحیح غیر سعید بن سوید وقد وثّقه ابن حبان۔

قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ’’اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔‘‘ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ’’اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔‘‘ اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١١٨/ ٢٠. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٦، الرقم: ٢٣٤٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٢٧، الرقم: ٥٤٥٠، وفي المعجم الكبير، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٠٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٥٤، الرقم: ٨٧٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٣٢، وقال: رواة أحمد والطبراني والبزار، ورجال البزار رجال الصحيح.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جھوٹی نبوت کے دعویدار اور دجال ستائیس ہیں ان میں سے چار عورتیں ہیں اور بے شک میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٩/٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت (و تنہائی) محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ پڑھا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: (اے جبریل!) محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١١٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧١/٤، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧۔

۱۲۰/۲۲. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيْحَ اللِّسَانِ بَيِّنَ الْمَنْطِقِ يَتَكَلَّمُ فِي تُؤَدَةٍ وَيَقُوْلُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ أَطْوَلَ مِنْ مُوْسَى طُوْلًا وَأَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ وَكَانَ أَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَأَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَأَعْظَمَهُمَا أَلْوَاحًا، وَكَانَ مُوْسَى رَجُلًا جَعْدًا آدَمَ طِوَالًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيَّ شَامَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُوْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام فصیح اللسان اور واضح کلام فرمانے والے تھے۔ آپ پرسکون لہجہ میں بات کرتے تھے اور علم وحلم سے بات کرتے تھے اور قد میں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبے تھے اور عمر میں بھی ان سے بڑے تھے اور ان سے زیادہ پرگوشت اور سفید جسم والے تھے اور آپ کے جسم کی ہڈیاں بھی ان کے جسم کی ہڈیوں سے بڑی تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے، گندم گوں اور لمبے قد کے مالک تھے گویا کہ آپ قبیلہ شنئوہ کے کوئی شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے دائیں ہاتھ میں مہرِ نبوت ہوتی تھی سوائے ہمارے نبی مکرم ﷺ کے۔ پس آپ کی مہرِ نبوت آپ کے مبارک شانوں کے درمیان تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہر میرے شانوں کے درمیان ہے یہ (میری اور) مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے

۱۲۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ٦٣١، الرقم: ٤١٠٥۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی مہر ہے کیونکہ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول ہے (اس لئے میرے بعد کسی کے لئے بھی ایسی مہر نہیں ہو گی)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا۔

www.MinhajBooks.com

مصادر التخريج

۱۔ **القرآن الحكيم۔**

۲۔ **آلوسی**، ابوالفضل شہاب الدین السید محمود (م ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔** بيروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

۳۔ **ابن اثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الكامل في التاريخ۔** بيروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء

٤۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد الله بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ۔

۵۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد الله بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٦۔ **احمد بن محمد**، بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ (۲۰۳۔۲۲۶ھ)۔ مسائل الإمام أحمد۔ الدار العلمیة دہلی، انڈیا: ۱۹۸۸ء۔

۷۔ **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار (۸۵۔۱۵۱ھ)۔ **السيرة النبوية۔** معهد الدراسات والابحاث للتعریب۔

۸۔ **ابن اسحاق**، ابو أحمد محمد بن محمد بن احمد (۲۸۵۔۳۷۸ھ)۔ **شعار أصحاب الحديث۔** دار الخلفاء، الکویت۔

٩۔ **البانی**، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

١٠۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١١۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

١٢۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

١٣۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

١٤۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

١٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

١٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

١٧۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۸۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإيمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۹۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدية والخصائص المصطفوية۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۲۱۔ **تھانوی**، اشرف علی (۱۲۸۰۔۱۳۶۲ھ/ ۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)۔ نشر الطيب في ذكر النبي الحبيب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔

۲۲۔ **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاريخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۳۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۴۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسير في علم التفسير۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۲۵۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٢٦۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوك والأمم۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

٢٧۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفى ﷺ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٢٨۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

٢٩۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٣٠۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **معرفة علوم الحديث۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۷ھ۔

٣١۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

٣٢۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

٣٣۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۳٤۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بيروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۵۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲- ۱۴۴۹ء)۔ الدراية في تخريج أحاديث الهداية۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

۳٦۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۷۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ لسان الميزان۔ بيروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

۳۸۔ حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

۳۹۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البيان والتعريف۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٤۰۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بيروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٤۱۔ حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السيرة الحلبية، بيروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٤٢۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ۔

٤٣۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبهانی، ابو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

٤٤۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٤٥۔ **خطابی**، حمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ إصلاح غلط المحدثین۔ دمشق، شام: دارالمأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔

٤٦۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٧۔ **الخطیب**، ابو العباس احمد بن احمد (م ۸۱۰ھ)۔ وسیلة الإسلام بالنبي علیه الصلاة والسلام۔ بیروت، لبنان: دارالمغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء۔

٤٨۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٤٩۔ **ابن خیاط**، خلیفہ ابوعمر اللیثی العصغری (۱۶۰۔۲۴۰ھ)۔ الطبقات۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبة ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

٥٠۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٥١۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان

(٣٠٦-٣٨٥ھ/ ٩١٨-٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٥٢۔ **ابو داود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٥٣۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ کتاب التهجد و قیام اللیل۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ١٩٨٠ء۔

٥٤۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (٢٢٤-٣١٠ھ)۔ الذریة الطاهرة۔ کویت: الدار السلفیۃ، ١٤٠٧ھ۔

٥٥۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٥٦۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٥٧۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٥٨۔ **ابن راهویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهیم بن مخلد بن إبراهیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٥٩۔ **رویانی**، ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٦٠۔ **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری

مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/ ١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ شرح المواهب اللدنية۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء۔

٦١۔ **زمخشری**، محمود بن عمر (٤٦٧۔٥٣٨ھ)۔ الفائق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٢۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ تخریج الأحادیث والآثار۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٦٣۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ نصب الراية لأحاديث الهداية۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٦٤۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/ ٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٦٥۔ **سمرقندی**، نصر بن محمد بن احمد ابو اللیث۔ تفسیر السمرقندي۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٦٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ الحاوي للفتاوی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٢٥ھ۔

٦٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ الحاوي للفتاوی۔ لائلپور، پاکستان: المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، ٧٩٢ھ۔

٦٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ الخصائص الکبری۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

www.MinhajBooks.com

٦٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٧٠۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدير**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٧١۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٢۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٧٣۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ **بیروت**، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٧٤۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ **بیروت**، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٧٥۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٧٦۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغير**۔ **بیروت**، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۷۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۷۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۹۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۰۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۸۱۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۸۲۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الأوائل**۔ کویت: دارالخلفاء لکتاب الکویت۔

۸۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۸۴۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۸۵۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۸٦۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸۔۴٦۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۰ء۔

۸۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲٦ء)۔ التفسیر۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

۸۸۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۸۹۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲٦ء)۔ الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف۔ بیروت، لبنان + لاہور، باکستان: مؤسسۃ الشرف، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۹۰۔ **عبد اللہ**، بن احمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ السنۃ۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰٦ھ۔

۹۱۔ **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱٦۲ھ/ ۱٦۷٦۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا ومزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۹۲۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳٦۵ھ)۔ الکامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۹۳۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷٦ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۹٤۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱٦ھ/ ۸۴۵۔

۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۹۵۔ **العيدروسي**، عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ (۹۷۸ھ/۱۰۷۳ء)۔ **النور السافر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۹۶۔ **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۹۷۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفا بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۹۸۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۹۹۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۰۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۱۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۰۲۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔ ۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

١٠٣۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ تذكرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

١٠٤۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

١٠٥۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١٠٦۔ **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاكتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔

١٠٧۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

١٠٨۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

١٠٩۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

١١٠۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ كتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١١۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔

www.MinhajBooks.com

۷۹۸ء)۔ المسند۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

١١٢۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٣۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١١٤۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١١٥۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١١٦۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١١٧۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

١١٨۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

١١٩۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

١٢٠۔ **ابن منده**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔

الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۱۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۲۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۲۳۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۲٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۱۲۵۔ **نمیری**، ابو زید عمر بن شبہ البصری (م ۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۲٦۔ **نیشاپوری**، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی (م ۴۰۶ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۱۲۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۲۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔

۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۲۹۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ السيرة النبوية۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۳۰۔ **ابن ہمام**، محمد بن محمد بن علی (۷۴۵-۶۷۷ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء، دمشق، شام: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۳۱۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

www.MinhajBooks.com